انصار اللہ بیلجیئم

مجلس انصار اللہ بیلجیئم کا تربیتی و علمی سہ ماہی مجلّہ

اپریل تا جون 2025ء

شمارہ نمبر 02

اداریہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ [اللہ تعالیٰ] دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس ۴۰ دن تک روتے رہے۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-304)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تا قیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶/ مئی ۲۰۲۳ء مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/ جون ۲۰۲۳ء)

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	ارشادِ باری تعالیٰ	04
2	قال الرسول اللہ ﷺ	05
3	کلام امام الزماں علیہ السلام	06
4	نوائے امام ایدہ اللہ تعالیٰ	07
5	تفسیر سورۃ الفاتحہ (تشریح حضرت مسیح موعودؑ) از چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	08
6	برکاتِ خلافت از توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	11
7	خلافت اور مربیان کرام کی ذمہ داریاں	12
8	تذکرۂ خلفائے راشدین از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	14
9	تذکرۂ خلفائے احمدیت از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	16
10	سیرت صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	18
11	سیرت صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ از شہریار اکبر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	18
12	شرائطِ بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں از حافظ جہانزیب قریشی صاحب	19
13	حکایت بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	21
14	مالی قربانی (ارشادات حضرت مسیح موعودؑ) از محمد عثمان قمر صاحب	22
	انصار اللہ ڈائجسٹ	
15	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قیمتی یادیں از طارق محمود ناصر صاحب	25
16	لبیک کی صدا (عمرہ کی روحانی داستان) از رحیق المختوم صاحب	26
17	انگلیاں فگار ہیں از رفیق احمد ہاشمی صاحب	29
18	مساعی انصاراللہ: ریجنل اجتماعات، ریفریشر کورس، تعلیمی و تربیتی کلاس، نیشنل پکنک، پریکٹس بیڈمنٹن ٹورنامنٹ	30

مجلسِ ادارت

نگرانِ اعلیٰ:۔ وسیم احمد شیخ صاحب (صدر انصاراللہ بیلجیئم)، توصیف احمد صاحب (مشنری انچارج)

مدیر:۔ کاشف ریحان خالد (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بیلجیئم)

ڈیزائن و ترتیب:۔ ناصر شبیر صاحب (سیکرٹری اشاعت انٹورپن)

ویب سائیٹ:۔ محمد حامد قریشی صاحب (قائد تربیت نومبائعین)

معاونین:۔ رفیق احمد ہاشمی صاحب (سیکرٹری رشتہ ناطہ بیلجیئم)، فرید یوسف (انچارج مساجد کمیٹی بیلجیئم)

www.ansarullah.be | ishaat@ansarullah.be | +32 484943446

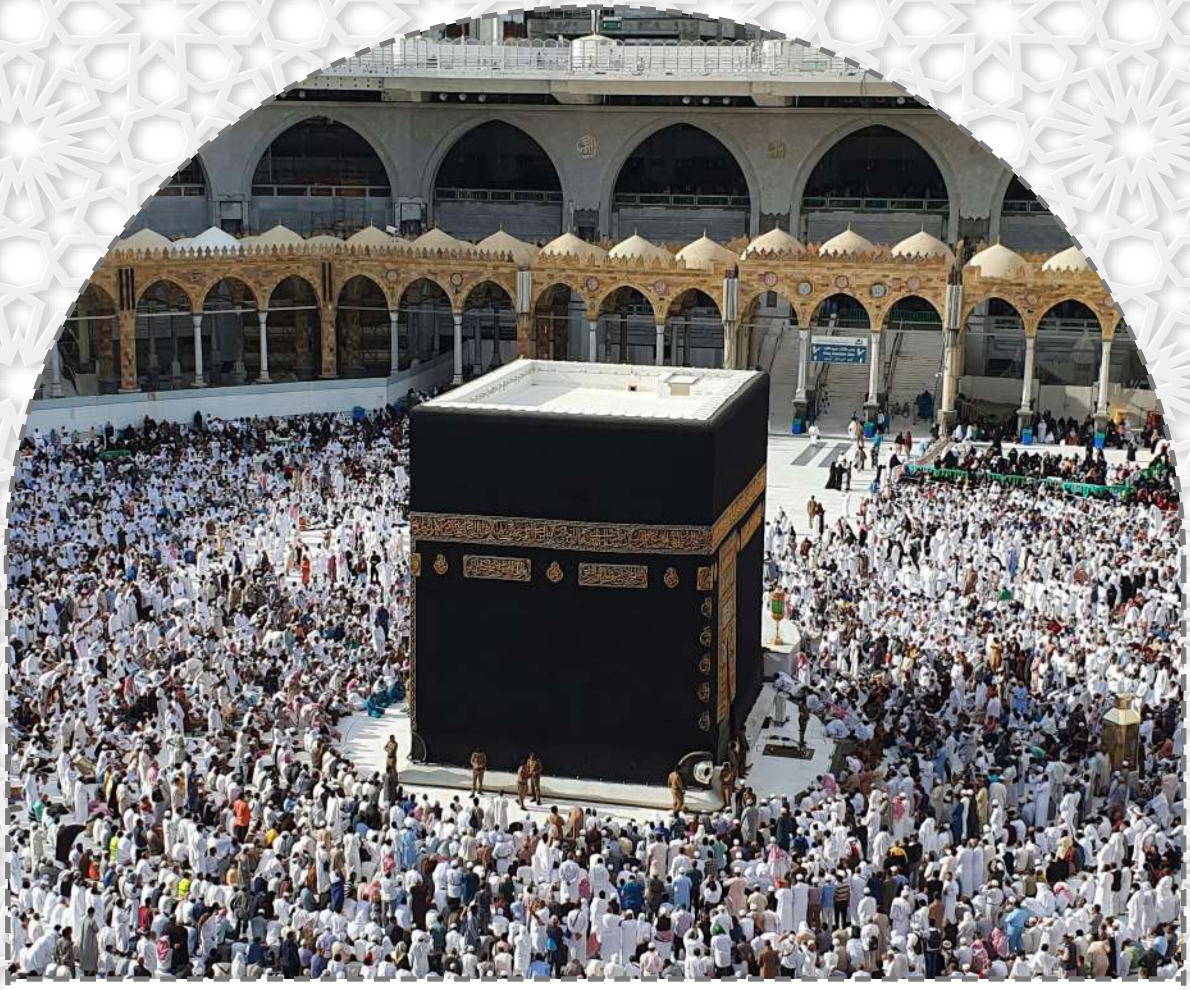

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ
کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی
لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ
وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔

(سورۃ النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

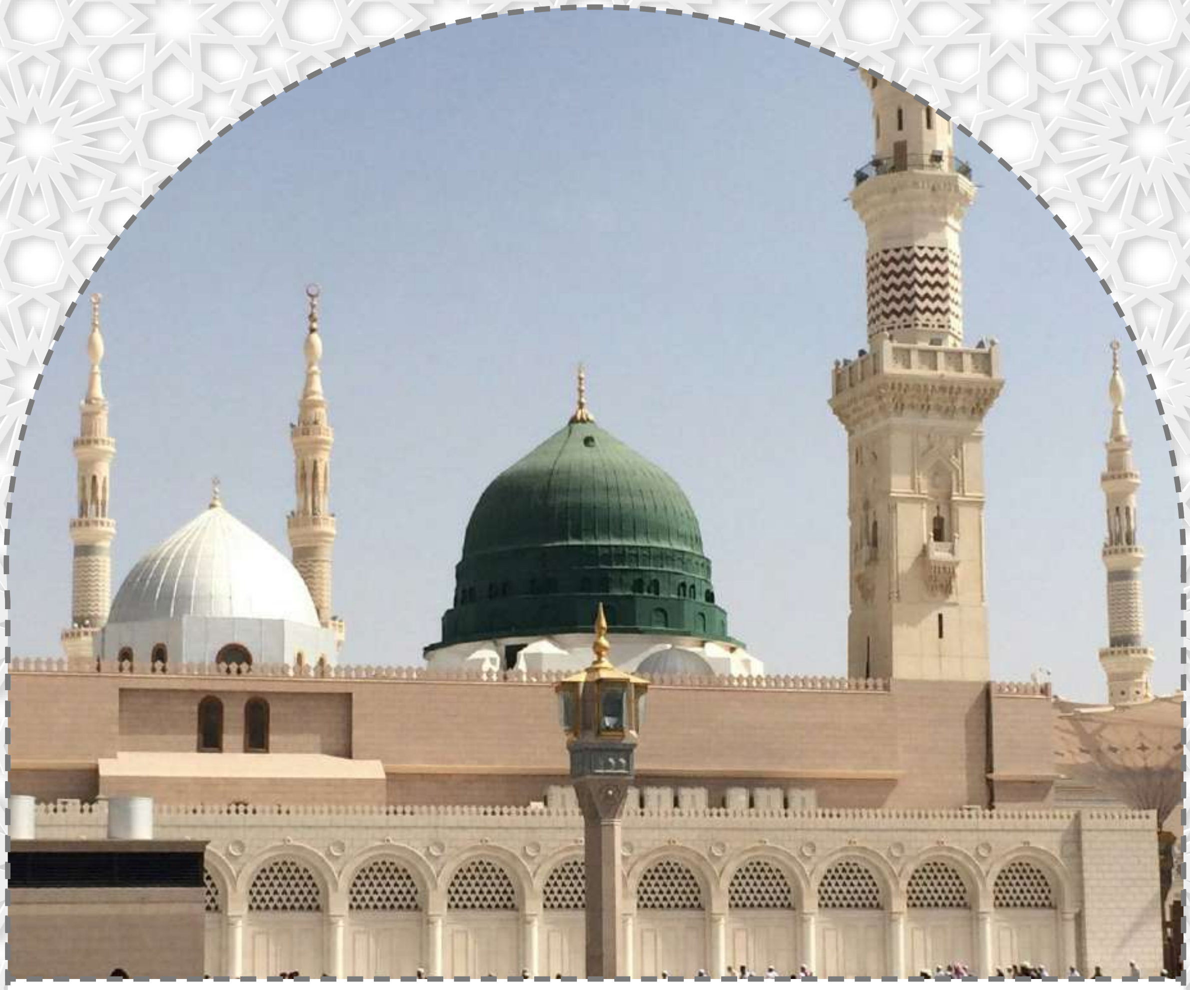

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ رہے۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھا لے۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر وہ قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اسے اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھا لے۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور وہ قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اسے اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھا لے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور وہ قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ قائم رہے۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا جب وہ چاہے گا کہ اسے اٹھا لے۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپؐ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۸۵ حدیث النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ روایت نمبر ۱۸۵۹۶ عالم الکتب بیروت ۱۹۹۸ء)

کلام امام الزمان علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ [اللہ تعالیٰ] دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس ۴۰ دن تک روتے رہے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 62۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نوائے امام ایدہ اللہ تعالیٰ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’خلافت کے ساتھ برکات کے جاری رہنے کا جو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے وہ ایسے عجیب عجیب رنگ میں پورا ہو رہا ہے کہ انسانی سوچ اس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی۔ اپنوں اور غیروں کے یہ واقعات اور اللہ تعالیٰ کے نشانات خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر دنیا کو امت واحدہ بنانا تھا اس کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے تو اَور کیا ہے! یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے نظام کے تحت آج ساری دنیا میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور جو ترقیات ہم نامساعد حالات کے باوجود دیکھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا ثبوت ہی تو ہیں۔ اگر نہیں تو اَور کیا ہے! لیکن جس کی آنکھیں اندھی ہیں اس کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہو گی اور تاقیامت چلے گی۔ ہمیشہ قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ایمانوں میں مزید جلا پیدا کریں اور خلافت احمدیہ سے اپنے آپ کو جوڑے رکھیں اور اس کے قائم رکھنے کے لیے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۶/ مئی ۲۰۲۳ء مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/ جون ۲۰۲۳ء)

تفسیر سورۃ الفاتحۃ

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحات 14-13)

مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب

مربی سلسلہ

سورۃ فاتحہ کے بے نظیر ہونے پر بعض مزید دلائل

سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن شریف کی طرح دو قسم کی خوبیاں کہ جو بے مثل و مانند ہیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ایک ظاہری صورت میں خوبی اور ایک باطنی خوبی۔ ظاہری خوبی یہ کہ ...اُس کی عبارت میں ایسی رنگینی اور آب و تاب اور نزاکت و لطافت و ملائمت اور بلاغت اور شیرینی اور روانگی اور حسن بیان اور حسن ترتیب پایا جاتا ہے۔ کہ ان معانی کو اس سے بہتر یا اس سے مساوی کسی دوسری فصیح عبارت میں ادا کرنا ممکن نہیں اور اگر تمام دنیا کے انشا پرداز اور شاعر متفق ہو کر یہ چاہیں کہ اسی مضمون کو لے کر اپنے طور پر سے کسی دوسری فصیح عبارت میں لکھیں کہ جو سورۃ فاتحہ کی عبارت سے مساوی یا اس سے بہتر ہو تو یہ بات بالکل محال اور ممتنع ہے کہ ایسی عبارت لکھ سکیں۔ کیونکہ تیرہ سو برس سے قرآن شریف تمام دنیا کے سامنے اپنی بے نظیری کا دعویٰ پیش کر رہا ہے اگر ممکن ہوتا تو البتہ کوئی

مخالف اس کا معارضہ کر کے دکھلاتا۔ حالانکہ ایسے دعویٰ کے معارضہ نہ کرنے میں تمام مخالفین کی رسوائی اور ذلّت اور قرآن شریف کی شوکت اور عزّت ثابت ہوتی ہے۔ پس چونکہ تیرہ سو برس سے اب تک کسی مخالف نے عبارت قرآنی کی مثل پیش نہیں کی تو اس قدر زمانہ دراز تک تمام مخالفین کیا مثل پیش کرنے سے عاجز رہنا اور اپنی نسبت ان تمام رُسوائیاں اور ندامتوں اور لعنتوں کو روا رکھنا کہ جو جھوٹوں اور لاجواب رہنے والوں کی طرف عائد ہوتے ہیں صریح اس بات پر دلیل ہے کہ فی الحقیقت ان کی علمی طاقت مقابلہ سے عاجز رہی ہے اور اگر کوئی اس امر تسلیم نہ کرے تو یہ بارِ ثبوت اسی کی گردن پر ہے کہ وہ آپ یا کسی اپنے مددگار سے عبارت قرآن کی مثل بنوا کر پیش کرے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کے مضمون کو لے کر کوئی دوسری فصیح عبارت بنا کر دکھلاوے جو کمال بلاغت اور فصاحت میں اس کے برابر ہو سکے اور جب تک ایسا نہ کرے تب تک وہ ثبوت کہ جو مخالفین کے تیرہ سو برس خاموشی اور لاجواب رہنے نے اس کو وہ کامل مرتبہ ثبوت کا بخشا ہے کہ جو گلاب کے پھول وغیرہ کو وہ ثبوت بے نظیری کا حاصل نہیں۔ کیونکہ دنیا کے۔ حکیموں اور صنعت کاروں کو کسی دوسری چیز میں اس طور پر معارضہ کے لئے کبھی ترغیب نہیں دی گئی اور نہ اس کی مثل بنانے سے عاجز رہنے کی حالت میں کبھی ان کو یہ خوف دلایا گیا کہ وہ طرح طرح کی تباہی اور ہلاکت میں ڈالے جائیں گے۔ پس ظاہر ہے کہ جس بداہت اور چمک اور دمک سے قرآن شریف کی بلاغت اور فصاحت ک انسانی طاقتوں سے بلند تر ہونا ثابت ہے اس طرح پر گلاب کی لطافت اور رنگینی وغیرہ کا بے مثل ہونا ہرگز ثابت نہیں۔ پس یہ تو سورۃ فاتحہ اور تمام قرآن شریف کی ظاہری خوبی کا بیان ہے جس میں اس کا بے مثل و مانند ہونا اور بشری طاقتوں سے برتر ہونا مخالفین کے عاجز رہنے سے بہ پایۂ ثبوت پہنچ گیا ہے۔

الفاظ	معانی	اعراب	الفاظ	معانی	اعراب
بے مثل	جس کی مثال نہ ہو، لاجواب، لاثانی	بَے مِثْل	مانند	نظیر، جواب، ہمسر، طرح، جیسا	مَانِنْد
خوبی	خوبصورتی، اچھائی، عمدگی	خُوْبِیْ	باطنی	روحانی، پوشیدہ، اندرونی	بَاطِنِیْ
آب و تاب	تعریف، عزت	آب وتَابْ	نزاکت	نازک مزاجی، لطافت	نَزَاکَتْ
لطافت	خوبی، عمدگی، پاکیزگی، نفاست	لَطَافَتْ	ملائمت	نرم مزاجی، نزاکت	مُلَائمَتْ
بلاغت	فصاحت، وہ علم جو اعلیٰ درجہ کی خوش بیانی کے قواعد پر مبنی ہو	بَلَاغَتْ	شیرینی	مٹھاس	شِیْرِیْنِیْ
روانگی	رخصت، کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کا عمل	رَوَانگِیْ	حسن بیان	کہنے کا دلچسپ بیان، خوش بیانی	حُسْنِ بَیَان
مساوی	برابر، یکساں	مُسَاوِی	فصیح	خوش بیان، فصاحت سے کلام کرنے والا، خوش کلام	فَصِیْح
انشا پرداز	مضمون نگاری، خوبصورت انداز میں مضمون لکھنا	اِنْشَاپَرْدَازِی	محال	ناممکن، خلاف عقل، بعید از قیاس	مُحَالْ
ممتنع	جو روکے یا جو اجازت نہ دے، روکنے والا، منع کرنے والا	مُمْتَنِع	بے نظیری	بے مثال، لاجواب	بَے نَظِیْر
معارضہ	مقابلہ، دعوے داری، جھگڑا	مُعَارَضَہْ	رُسوائی	بدنامی، بے عزتی، ذلت	رُسْوَائِی
ذلّت	بے عزتی، توہین، بدنامی، خواری	ذِلّتْ	شوکت	وقار، شان، عزت وشان	شَوْکَتْ
عبارت	بیان، تحریر، متن	عِبَارَتْ	مثل	مانند، ہمسر، نظیر، ہم رتبہ	مِثْل

الفاظ	معانی	اعراب
دراز	طویل، لمبا، دور	دَرَازْ
روا	درست، جاری	رَوَا
صریح	کھلا، ظاہر، واضح، علانیہ	صَرِیْح
فصاحت	خوش بیانی، خوش کلامی	فَصَاحَتْ
صنعت کاروں	کاریگروں	صَنْعَتْ کَار
دمک	چمک، آب و تاب	دَمَکْ
برتر	فوقیت، افضل، بزرگ تر، عمدہ تر	بَرْتَر

الفاظ	معانی	اعراب
عاجز	خاکسار، مغلوب، کمزور	عَاجِزْ
عائد	نافذ کرنا	عَائِدْ
تسلیم	منظور، قبول کرنا، اعتراف کرنا	تَسْلِیْم
حکیموں	صاحبِ حکمت، علم طبابت جاننے والے، طبیب	حَکِیْمْ
بداہت	ظاہر بات، یقیناً	بَدَاہَتْ
لطافت	عمدگی، نفاست، پاکیزگی	لَطَافَتْ

برکاتِ خلافت

توصیف احمد صاحب، مشنری انچارج بیلجیئم

اللہ تعالیٰ سورۃ النور کی آیت 56 میں خلافت کے بارے میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔

نظام خلافت جس سے احمدیت کی ترقی وابستہ ہے وہ بابرکت آسمانی نظام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ خلافت کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں، اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہے۔

مسیح الزمان کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا عظیم الشان انعام عطا فرمایا۔ جماعت احمدیہ ایک کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے، اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت، مسیح موعود کے پانچویں تاجدار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت عظیم الشان قیادت میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

بس ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خلافت کا نظام قائم فرما کر مومنوں کی دینی، تعلیمی، اخلاقی اور روحانی تربیت کا انتظام فرما دیتا ہے۔ خلیفہ وقت کے ذریعہ سے جماعت کی تنظیم کرتا ہے۔ انتشار سے بچاتا اور ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔

الغرض خلافت کی برکات اور اطاعت ہی دنیا میں سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے اور اس سے چمٹ جانا ہی زندگی اور بقا کی ضمانت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو اپنے درخت وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو! میرے ساتھ اور میرے بعد میرے خلفاء کے ساتھ اگر تم نے پختہ تعلق رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تو تب ہی تم سرسبز شاخیں کہلا سکو گے یعنی سرسبز و شاداب رہ سکو گے وگرنہ جو تعلق منقطع کرے گا وہ درخت کے زرد پتوں کی طرح انجام دیکھ لے اور عبرت پکڑے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم و بربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم و بربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افرادِ جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جب مَیں اپنی ذات میں یہ دیکھتا ہوں میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جا رہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

پس اے خلافتِ احمدیہ کے جانثارو، اے خلیفہ وقت سے محبت کا دَم بھرنے والو، اے مسیح پاک کے درخت وجود کی سرسبز شاخو، آج ہم نے خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو اسی طرح زندہ رکھنا ہے اور ہم نے اپنے اس تعلق کو زندہ رکھنے کے لئے خلافت کی اُسی طرح اطاعت کرنی ہے، جیسے نور الدین نے اپنے مرزا کی اطاعت کی تھی، اور ہم نے یہ سبق اپنی آنے والی نسلوں کے ذہن نشین کرنا ہے کہ ہماری تمام ترقیات کا راز اب خلافت احمدیہ کے ساتھ ہی مضمر ہے۔

پس اے خلافت احمدیہ کے پروانوں، یہ زندگی کا چشمہ ہے اس کی طرف دوڑو کہ یہ تمھیں سیراب کرے گا۔

قارئین اس اخلاص اور محبت کے جام کو ہم نے ہمیشہ اپنے ہونٹوں سے لگائے رکھنا ہے کہ یہی ہمیں دائمی زندگی بخشے گا، اسکی اطاعت اور فرمانبرداری ہماری آن بان اور شان ہے، اس کے در کی غلامی، دنیا بھر کی آزادیوں سے زیادہ قیمتی ہے، خلوص و وفا کا جو عہد ہم نے اپنے امام سے باندھا ہے۔ پھر ہمارے دلوں کی ہمیشہ یہ صدا ہونی چاہئے:

کہ اے شخص تو جان ہے ہماری، مر جائیں اگر تجھے نہ چاہیں
سو بار مریں تو تیری خاطر، سو بار جئیں تو تجھ کو چاہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے سچا اور وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب خلافت کے انعام سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین

خلافت کا صحیح فہم و اِدراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے

(انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱ر جنوری ۲۰۱۴ء)

وہ زمانہ جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ احمدیت کی ترقی کا آنے والا ہے، اس کی تیاری کے لئے مربیان بننے والے، مبلغین بننے والے اپنے آپ کو بہت زیادہ تیار کریں۔ کوئی معمولی کام نہیں جو اُن کے سپرد ہونے والا ہے۔ ابھی سے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کریں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نشانات ہمیں دکھائے، اسلام کی جو حقیقی تعلیم دوبارہ کھول کر واضح فرمائی، اُسے سامنے رکھیں۔ صرف مسائل کو یاد کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں۔ مجھے قادیان سے کسی عالم نے لکھا کہ آجکل کھلے جلسے جو مخالفین کے جواب دینے کے لئے پہلے ہندوستان میں منعقد ہوتے تھے، اب نہیں ہوتے، ہم اُن جلسوں میں ایسے تابڑ توڑ حملے مخالف علماء پر کرتے تھے کہ ایک کے بعد دوسرے حملے نے اُنہیں زِچ کر دیا تھا۔ ٹھیک ہے یہ اچھی بات ہے کہ کرتے تھے۔ مخالفین کے جواب دینے چاہئیں، بلکہ دلائل کے ساتھ اُن کی باتوں کے ردّ اُن پر ہی پھینکنے چاہئیں لیکن یہ بات اس سے بھی زیادہ اہم ہے اور ضروری ہے کہ ہمارے معلمین اور مبلغین اور مربیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنی روحانی حالت میں بھی وہ ترقی کرتے کہ ہر ایک کا وجود خود ایک نشان بن جاتا۔ اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے بلکہ وہ ترقی کریں کہ خود ایک نشان بن جائیں۔ اور اسی نمونے کو دیکھ کر لوگ جماعت میں داخل ہوں۔ بعض دفعہ نمونے دیکھ کر داخل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ معیار پیدا نہیں ہوا۔ اسی لئے ہندوستان میں بہت سے معلمین کو فارغ کرنا پڑا۔ لگتا تھا کہ بعض پر دنیا داری غالب آ گئی ہے۔ پس یہ خط لکھنے والے بھی اور ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے لے کہ اُس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ معلمین، مبلغین یہ دیکھیں کہ انہوں نے دلوں میں ایمان پیدا کرنے کی کتنی کوشش کی ہے۔ خشک دلائل سے لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالنے اور غیر احمدی مولویوں کو دوڑانے پر ہی ہمیں اکتفا نہیں کر لینا چاہئے اور اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمارے پاس جو خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات اور معجزات ہیں، اُس سے خدا تعالیٰ کی ہستی دنیا کو دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے، اُس سے لوگوں کے دلوں کو قائل کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مثال دی ہے کہ اگر سورج چڑھا ہو اور کوئی کہے کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے تو دوسرا اُسے سورج چڑھنے کی دلیلیں دینی شروع کر دے کہ اتنے بجے سورج نکلنے کا وقت ہوتا ہے، اتنے بجے غروب ہوتا ہے اور سائنس یہ کہتی ہے اور فلاں کہتی ہے۔ پس یہ جو دلیلیں ہیں تو کہتے ہیں کہ دلیل دینے والا بھی احمق ہی ہو گا جو دلیلیں دینے بیٹھ گیا، اُس کا سادہ علاج تو یہ تھا کہ سورج کی دلیل پوچھنے والے کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس کا منہ اونچا کرتا اور کہتا کہ وہ سورج ہے، دیکھ لو۔ اُن کو دلیلیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہاری بیوقوفانہ باتوں کا جواب اس وقت سورج کا وجود ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ بھی ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔ وہ بھی عریاں ہو کر اپنی تمام صفات کے ساتھ دنیا کے سامنے رونما ہو گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ وہ اپنے سارے حسن کے ساتھ جلوہ نما ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 457 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس واعظین کا یہ کام ہے کہ سورج کے وجود کی دلیلیں دینے والے احمق بننے کے بجائے تازہ نشانات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو ہر دم ہمارے ساتھ ہے، اُس سے یہ سچائی ثابت کریں۔ لیکن بات وہی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں۔ جماعت کی عملی قوت کو مضبوط کریں۔ جماعت کے بچوں، عورتوں اور مردوں کے سامنے یہ باتیں پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا، اُنہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا، اُنہیں سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ پھر دیکھیں کہ جو نوجوان

دنیاداری کے معاملات میں نقل کی طرف رجحان رکھتے ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے بنیں گے۔ پھر صرف چند مربیان یا علماء غیر از جماعت مولویوں کے چھکے چھڑانے والے نہیں ہوں گے بلکہ یہ نمونے جو ہمارے نوجوان مرد، عورتیں، بچے قائم کر رہے ہوں گے یہ دنیا کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ پس اپنی عملی حالتوں کی درستی کی طرف توجہ کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔

اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔

خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے۔ اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی سامنے آ جاتی ہیں کہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت نے یہ غلط کام کیا اور یہ غلط فیصلہ کیا یا فلاں فیصلے کو اس طرح ہونا چاہئے تھا۔ بعض قضا کے فیصلوں پر اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ یا فلاں شخص کو فلاں کام پر کیوں لگایا گیا؟ اس کی جگہ تو فلاں شخص ہونا چاہئے تھا۔ خلیفہ وقت کی فلاں فلاں کے بارے میں تو بڑی معلومات ہیں، علم ہے، اور فلاں شخص کے بارے میں اُس نے باوجود علم ہونے کے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرنے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اگر مربیان اور ہر سطح کے عہدیداران، پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں، ہر تنظیم کے اور جماعتی عہدیداران اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں تو بعض دلوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، کبھی پیدا نہ ہوں۔ خاص طور پر مربیان کا یہ کام ہے کہ اُنہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تمام برکتیں نظام میں ہیں۔

خلافت کا احترام کرنا ہے

ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن میں کسی بزرگ یا کسی صحابیؓ کے ساتھ کوئی یادگار واقعہ ہو تو حضور بتائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے دادا (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) جب فوت ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، اُس وقت میری عمر گیارہ سال تھی۔ تو دو سال پہلے انہوں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملنے جانا تھا۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ تو یہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپؓ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گھر کے باہر کھڑے رہے اور مجھے اندر بھیجا کہ جاکر بتاؤ کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں اوپر گیا اور چھوٹی آپا (حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ) کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ملنے آرہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے تو حضورؓ کے Bed کے ایک طرف انہوں نے کرسی رکھ دی۔ پھر میں نیچے آیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر لے گیا۔ چنانچہ آپ نے اوپر جاکر کرسی ایک طرف کر دی اور نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ اُس زمانے میں کارپٹ تو نہیں ہوتے تھے عام دریاں ہوتی تھیں جو فرش پر بچھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے جو باتیں کرنی تھیں کیں۔ میں تو آٹھ، نو سال کا تھا مجھے علم نہیں کہ کیا باتیں ہوئیں۔ بہرحال اس کے بعد بڑے ادب سے اٹھے اور پیچھے ہوتے ہوئے چلے گئے۔ تو وہ ایک سبق میرے ذہن میں ابھی بھی ہے۔ خلافت کا احترام کس طرح کرنا چاہیے۔ خواہ بھائی ہو لیکن خلافت کا ادب و احترام مقدّم ہے۔ اس طرح بعض بزرگوں کی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ اُس وقت سے، بچپن سے ہی میرے دماغ میں یہ واقعہ یاد ہے اور یہ یاد ہے کہ خلافت کا احترام کرنا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15/ نومبر 2013ء تا 21/ نومبر 2013ء)

رسالہ "انصاراللہ" کے لیے تحریر لکھیئے

ishaat@ansarullah.be
www.ansarullah.be
+32 484943446

تذکرۂ خلفائے راشدین

میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت

627ء میں قریش مکہ کی سرداری میں تیرہ ہزار فوجی اور بعض تاریخوں میں لکھا ہے کہ دس ہزار فوجی جس میں عرب کے بہت سے قبیلوں مثلاً بنو غطفان، بنو اسد، بنو سلیم کے لوگ شامل تھے، مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ ان کے مقابل پر مسلمان بہت تھوڑے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے مدینہ کے اردگرد ایک خندق کھدوائی اور تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کے اندر رہتے ہوئے، شہر کو بچانے کی تیاری کی۔ کافروں کی فوج نے مدینہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ایک مہینے تک وہ مدینہ کو اپنے گھیرے میں لیے رہے۔ اس عرصہ میں کبھی کبھی چھوٹی موٹی لڑائی ہو جاتی۔ آخر ایک مہینہ گزرنے پر ایک روز تیز آندھی اور سخت بارش ہوئی۔ کھانا پکانے کے لیے آگ جلانا بھی مشکل ہو گیا۔ کافروں کے خیمے اُڑ گئے۔ کھانا پکانے کے برتن آندھی میں گم ہو گئے اور سواری کے جانور بھی آندھی کے ڈر سے بھاگ گئے۔ ایک مہینہ تک بغیر کسی لڑائی کے بیٹھے رہنے سے کافر پہلے ہی تنگ آئے ہوئے تھے۔ اس نئی مشکل سے گھبرائے ہوئے قریش واپس مکہ کو چل پڑے۔ قریش کا جانا تھا کہ باقی قبیلے بھی اپنے اپنے گھروں کو چل پڑے اور میدان میں صرف یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے لوگ رہ گئے جن کی کوششوں سے یہ ساری فوج جمع ہوئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اکیلے رہ گئے ہیں تو اپنے قلعے کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں نے حملہ کیا اور آخر بنو قریظہ نے اس شرط پر ہار مان لی کہ انہوں نے جو غداری کی ہے اس کی سزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیں بلکہ قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن عبادہ جو فیصلہ کریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودی دونوں اس فیصلہ کو مانیں۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے ان کی یہ شرط مان لی۔ سعد نے یہودیوں کی مذہبی کتاب تورات کے مطابق سزا دینے کا فیصلہ کیا اور غداری، دھوکہ دینے اور معاہدہ توڑنے کے جرم میں ان کے لڑنے والے لوگوں کو قتل کی سزا دی۔ اس لڑائی میں خندق کے ایک حصہ کی حفاظت حضرت ابوبکر اور آپ کے ماتحت فوجیوں کے سپرد تھی۔ بعد میں اس جگہ ایک مسجد بنائی گئی جس کو مسجد صدیق کہا جاتا ہے۔

(سوانح حضرت ابوبکرؓ۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ صفحہ نمبر 18-17)

”تم حق پر ہو“

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ
حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دفعہ بیان کیا کہ
میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، خدا کی قسم تم زندہ رہو یا موت آجائے تم حق پر ہو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ ہم پھر چھپ کر کیوں رہتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ہم باہر نکلیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قطاریں بنائیں۔ ایک کی قیادت حضرت حمزہ کے سپرد کی، دوسری قطار کو میری قیادت میں دیا۔ چنانچہ ہم خانہ کعبہ میں آئے۔ قریش نے ہمیں دیکھا تو انہیں وہ صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہ تھی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فاروق لقب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ حق و باطل میں فرق کر دیا۔

(سیرۃ و سوانح حضرت عمر۔ منصور احمد نور الدین، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ 11-10)

اللہ کا قاصد

حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ وہاں سے عثمان بن مظعونؓ کا

گزر ہوا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم بیٹھو گے نہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے آ کے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بات کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہیں اوپر کو اٹھائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے کے لیے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر آہستہ آہستہ اپنی نگاہیں نیچی کرنے لگے۔یہاں تک کہ آپؐ نے زمین پر اپنے دائیں طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے عثمان سے منہ پھیر کر دوسری طرف متوجہ ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران میں اپنے سر کو یوں ہلاتے رہے گویا کسی بات کو سمجھ رہے ہیں۔ عثمان بن مظعونؓ پاس بیٹھے ہوئے تھے، یہ سب دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام سے فارغ ہوئے یا جو بھی اس وقت صورت حال تھی اس سے فارغ ہوئے اور جو کچھ آپؐ سے کہا جا رہا تھا، جو بظاہر لگ رہا تھا کہ کچھ کہا جا رہا ہے، حضرت عثمانؓ کو تو نہیں پتا تھا لیکن بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا تھا وہ آپؐ نے سمجھ لیا تو پھر آپؐ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھیں جیسے پہلی مرتبہ ہوا تھا۔ آپؐ کی نگاہیں کسی چیز کا پیچھا کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ چیز آسمان میں غائب ہو گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کی طرح عثمان بن مظعونؓ کی طرف متوجہ ہوئے تو عثمانؓ کہنے لگے کہ میں کس مقصد کی خاطر آپؐ کے پاس آؤں اور بیٹھوں؟ حضرت عثمانؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آج آپؐ نے جو کچھ کیا ہے اس سے پہلے میں نے آپؐ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے مجھے کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ عثمان بن مظعونؓ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں۔ پھر آپؐ نے دائیں جانب اپنی نظریں جما دیں۔ آپؐ مجھے چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آپؐ نے اپنا سر ہلانا شروع کر دیا گویا جو کچھ آپؐ سے کہا جا رہا ہے اسے آپؐ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا واقعی تم نے ایسا محسوس کیا ہے؟ عثمان بن مظعونؓ کہنے لگے۔ جی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی میرے پاس اللہ کا قاصد آیا تھا، پیغام لے کے آیا تھا جب تم میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ عثمان بن مظعونؓ نے کہا کہ اللہ کا قاصد؟ سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ عثمانؓ نے پوچھا پھر اس نے کیا کہا؟ آپؐ نے فرمایا اس نے کہا یہ تھا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ یعنی یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقربا پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔ عثمان بن مظعونؓ کہتے ہیں کہ یہ وہ وقت تھا جب میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پکی کر لی اور مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو گئی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 807 مسند عبداللہ بن عباس حدیث نمبر 2921 عالم الکتب بیروت 1998ء)

"قبر کو متبرک کیا"

آپ کا نام علیؓ تھا۔ کنیت ابو الحسن و ابو تراب اور لقب حیدر تھا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ابوطالب اور والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی تھے۔ آپ کی پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گیارہ برس قبل ہوئی۔ حضرت علیؓ کے والدین کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ کی والدہ کی وفات کے بعد اسی گھرانے میں ہوئی۔ یعنی اپنے چچا حضرت ابوطالب کے پاس اور حضرت ابوطالب نے بہت محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی اور اپنی وفات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں تک ممکن ہو سکا ساتھ دیا اور کفار کے بالمقابل ہر اہم موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سینہ سپر رہے۔

ایسا ہی حضرت فاطمہ بنت اسد نے بھی ماں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ روایات کے مطابق حضرت فاطمہ بنت اسد نے اسلام قبول کر لیا تھا اور مدینہ ہجرت بھی کی اور وہیں انتقال فرمایا۔ ان کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص مبارک انہیں پہنائی اور خود قبر میں لیٹ کر قبر کو متبرک کیا۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا کہ ابوطالب کے بعد میں اس نیک سیرت خاتون کا ممنون احسان ہوں۔

(سوانح حضرت علی۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ، صفحہ نمبر 1)

"سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردارانِ بہشت میں سے ہیں"

پس حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہیں، ہمیں صبر و استقامت کا سبق دے کر ہمیں جنت کے راستے دکھا دیئے۔ ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر و استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں یہ دعا محفوظ رہنے کے لئے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ درود شریف پڑھنے کے لئے میں نے گزشتہ جمعہ میں بھی کہا تھا پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ دشمن جو ہمارے خلاف منصوبہ بندیاں کر رہا ہے اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت فرمائے اور ہم پر رحم کرتے ہوئے دشمنانِ احمدیت کے ہر شر سے ہر فرد جماعت کو اور جماعت کو محفوظ رکھے۔ ان کا ہر شر اور منصوبہ جو جماعت کے خلاف یہ بناتے رہتے ہیں یا بنا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہی پر الٹائے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی آل میں شامل فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳؍ نومبر ۲۰۱۲ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴؍ دسمبر ۲۰۱۲ء)

تذکرہ خلفائے احمدیت

تحریر: شہریار اکبر۔ مربی سلسلہ بیلجیئم

تنعیم سے کیوں احرام نہیں باندھتے؟

حضرت حکیم حافظ نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”مکہ معظمہ کے جس گھر میں آپ کی سکونت تھی۔ آپ وہیں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کر لیا کرتے تھے۔ گھر کے مالک ایک بوڑھے شخص نے جو حکیم کہلاتے تھے۔ آپ سے کہا کہ آپ عام دستور کے مطابق تنعیم سے کیوں احرام نہیں باندھتے ۔ آپ نے فرمایا کہ طالب علمی کی وجہ سے مجھے نہ تو اتنی فرصت ہے اور نہ میں اس کی ضرورت سمجھتا ہوں کیونکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ آپ کی یہ بات سنکر وہ شخص بہت گھبرایا اور اس نے کہا کہ آپ تو تمام شہر کے خلاف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

تمام شہر کے خلاف تو نہیں البتہ گدھے والوں کے خلاف کرتا ہوں جن کے کرایہ میں کمی ہوتی ہے۔

اس پر وہ ہنس کر چپ ہو رہے۔

(حیات نور صفحہ 22)

”ہم آپ کے وفادار ہیں“

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انہی دنوں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک رؤیا دیکھا جسے بعد میں حضرت خلیفہ اول کو بھی سنا دیا گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

میں نے رویا میں دیکھا کہ مسجد میں جلسہ ہو رہا ہے اور حضرت خلیفہ اولؓ تقریر فرما رہے ہیں۔ مگر آپ اس حصہ مسجد میں کھڑے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بنوایا تھا۔ اُس حصہ مسجد میں کھڑے نہیں ہوتے جو بعد میں جماعت کے چندہ سے بنوایا گیا تھا۔ آپ تقریر مسئلہ خلافت پر فرما رہے تھے اور میں آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوں۔ آپ کی تقریر کے دوران میں خواب میں ہی مجھے رقت آگئی اور بعد میں کھڑے ہو کر میں نے بھی تقریر کی جس کا خلاصہ قریباً اس رنگ کا تھا کہ آپ پر لوگوں نے اعتراض کر کے آپ کو سخت دکھ دیا ہے مگر آپ یقین رکھیں کہ ہم نے آپ کی سچے دل سے بیعت کی ہوئی ہے اور ہم آپ کے ہمیشہ وفادار رہیں گے۔ پھر خواب میں ہی مجھے انصار کا واقعہ یاد آگیا۔ جب اُن میں سے ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا تھا، یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گئے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آوے۔ اسی رنگ میں میں بھی کہتا ہوں کہ ہم آپ کے وفادار ہیں اور لوگ خواہ کتنی بھی مخالفت کریں ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے ۔ اور دشمن آپ کے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہم پر حملہ کر کے پہلے ہمیں ہلاک نہ کر لے۔ قریباً اسی قسم کا مضمون تھا جو رؤیا میں میں نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تقریر کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو اس وقت میرے ذہن سے یہ رؤیا بالکل نکل گیا اور بجائے دائیں طرف بیٹھنے کے بائیں طرف بیٹھ گیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جب مجھے اپنے بائیں طرف بیٹھے دیکھا تو فرمایا میرے دائیں طرف آ بیٹھو۔ پھر خود ہی فرمانے لگے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں دائیں طرف کیوں بٹھایا ہے میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں اپنی خواب یاد نہیں رہی۔ تم نے تو خود ہی خواب میں اپنے آپ کو میرے دائیں طرف دیکھا تھا۔

(سوانح فضل عمر 195-193)

”شرمندگی نہ اٹھانی پڑے“

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کے بچپن کے بہت سے واقعات میں سے صرف ایک واقعہ جس سے حضور کی فطری سعادت پر بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ حضور ہی کے الفاظ میں تحریر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے میں بہت چھوٹا تھا اس وقت ۔ لیکن ابھی تک وہ واقعہ مجھے پیارا لگتا ہے ۔ میں بیت اقصیٰ میں عشاء کی نماز کے لئے جایا کرتا تھا کیونکہ عشاء کی نماز بیت مبارک میں بہت دیر سے ہوتی تھی اور میں مدرسہ احمدیہ میں نیا نیا داخل ہوا تھا۔ پڑھائی کی طرف توجہ دینے اور نیند پوری لینے کی خاطر حضرت اماں جان مجھے فرماتی تھیں کہ تم

بیت اقصیٰ میں جاکر نماز پڑھ آیا کرو۔ ورلی سیڑھیاں یعنی بیت مبارک کی وہ سیڑھیاں جو اُس دروازہ کے ساتھ ہیں جو دار مسیح کے اندر جانے والا دروازہ ہے وہاں سے میں اترتا اور وہ گلی بڑی اندھیری تھی۔ اب تو شاید وہاں بجلی لگ گئی ہو۔ اس زمانہ میں بجلی نہیں تھی۔ ایک دن میں نیچے اترا نماز کے لئے تو عین اُس وقت مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لائن نماز کے لئے جارہی تھی اور اندھیرا تھا۔ خیر میں لائن میں شامل ہوگیا۔ لیکن اس اندھیرے میں کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ میرا پاؤں ایک طالب علم کے سلیپر پر لگا اور وہ سمجھا کہ کوئی لڑکا اس سے شرارت کر رہا ہے وہ پیچھے مڑا اور ایک چپیڑ مجھے لگادی۔ اس کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ کسے میں چپیڑ لگا رہا ہوں اور کیوں لگا رہا ہوں۔ مجھے خیال آیا کہ اگر میں اس کے سامنے ہوگیا تو اس کو بہرحال شرمندگی اٹھانی پڑے گی اس خیال سے میں ایک طرف کھڑا ہوگیا اور جب پندرہ بیس بچے وہاں سے گزر گئے تب میں دوبارہ اس لائن میں شامل ہوگیا تاکہ اس کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

بچپن کی عمر اور علم و حکمت سے بھرا ہوا یہ واقعہ آپ کی پاکیزہ فطرت کی گہری سعادت پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے اور پڑھنے والا بھی فطری نیکی کے اس پیار سے واقعہ سے پیار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(حضرت مرزا ناصر احمد۔ سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر۔ صفحہ نمبر 11-12)

''اے خدا! مجھے ایک ایسا لڑکا دے''

(حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

آپ کی پیاری والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ ایک نہایت پارسا اور بزرگ خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک کتاب قرآن مجید سے آپ کو ایک بے نظیر محبت تھی اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ آپ کی اولاد خصوصاً آپ کے اکلوتے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی اسی رنگ میں رنگین ہوں اور اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے مثالی عاشق بنیں اور اس مقصد کے لئے آپ نہایت التزام اور تضرع اور عاجزی سے دعائیں کریں اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کر دیتیں چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

اُمی .... اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی دینی ترقیات کے لئے بھی بہت دعائیں کرتی تھیں اور خاص طور پر میرے لئے کیونکہ اُمی کے یہ الفاظ مجھے کبھی نہ بھولیں گے اور وہ وقت بھی کبھی نہ بھولے گا کہ جب ایک دفعہ اُمی کی آنکھیں غم سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں آنسو چھلکنے کو تیار تھے اور اُمی نے بھرائی ہوئی آواز میں مجھے کہا کہ طاری میں نے تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے خدا! مجھے ایک ایسا لڑکا دے جو نیک اور صالح ہو اور حافظ قرآن''

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء)

''آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں''

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا ربّ کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلادے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اِس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶،۳۰۵)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا''۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔

(لندن۔ ۱۱ر مئی ۲۰۰۳ء)

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

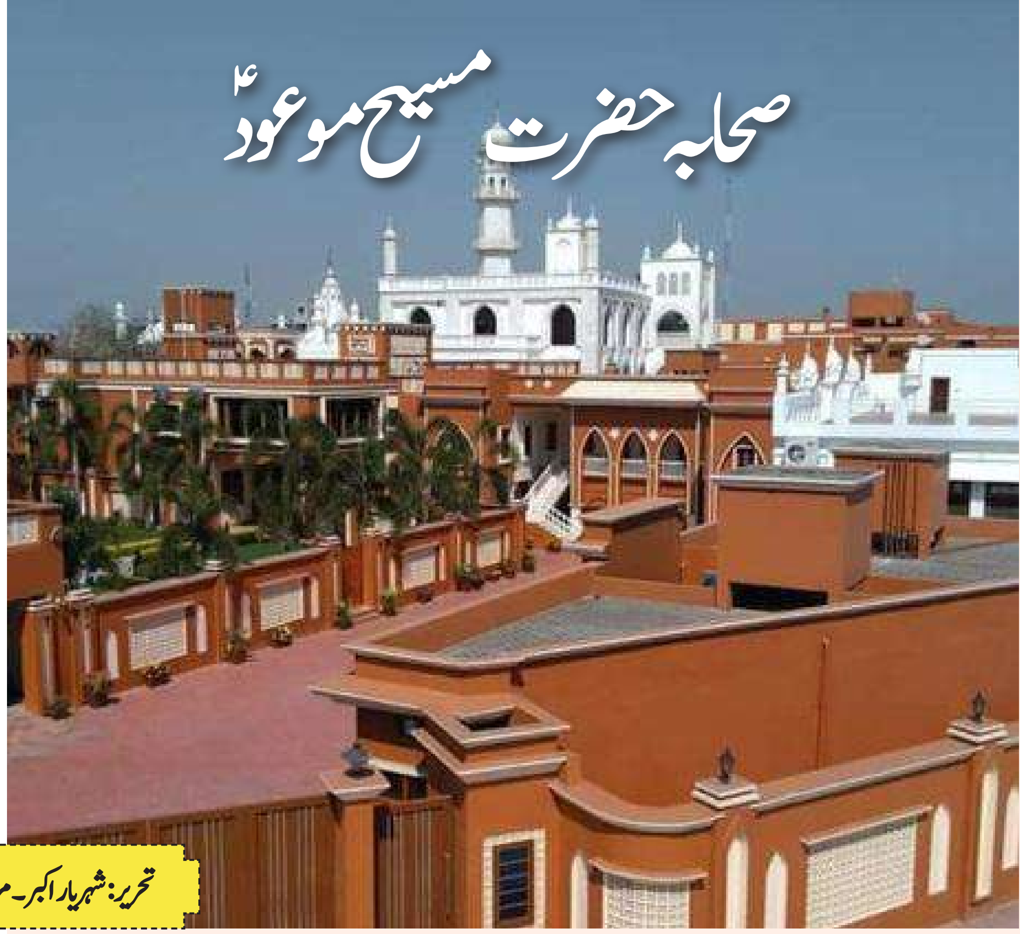

تحریر: شہریار اکبر۔ مربی سلسلہ بیلجیئم

پھر ایک روایت ہے حضرت عمر دین حجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہ گجرات کے رہنے والے تھے اور انہوں نے تحریری بیعت 1899ء میں کی اور دستی بیعت 1900ء میں۔ کہتے ہیں کہ ”غیر احمدی کہتے تھے کہ تم مرزائی ہو جاؤ گے۔ لیکن جب میں اس جماعت کی طرف آتا تھا تو یہ لوگ قرآن شریف اور نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ مجھے اس کی سمجھ نہ آتی تھی۔ مگر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ اے میرے مولا کریم! اگر یہ تیری طرف سے ہے تو مجھے اس کا دیدار نصیب ہو تا کہ میں اس کو مان لوں اور پیچھے نہ رہ جاؤں۔ اور اگر یہ نعوذ باللہ سچا نہیں ہے تو تیری اور تیرے رسول کی اور تمام دنیا کی اس پر لعنت ہو کہ کیوں اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی رات صبح کاذب کے وقت حضرت مسیح موعودؑ ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے اور میں نے ان کا اچھی طرح دیدار کر لیا اور انہوں نے نیچی نظر کر لی۔ حضور کی ریش مبارک کو مہندی لگی ہوئی ہے دل بہت خوش ہوا۔ (یہ خواب دیکھا تھا، خواب کا قصہ سنا رہے ہیں)۔ دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو نبی کریم ﷺ ہیں کہ آج تک میں نے ایسا انسان نہیں دیکھا۔ آخر معلوم ہوا کہ میں جو رات کو دعا مانگ کر سویا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے اور میری دعا قبول فرمائی گئی ہے۔

اس جگہ (یعنی قادیان) میں 1900ء میں آیا تھا اور آکر مسجد اقصیٰ میں بیٹھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر یہ شخص وہی ہے جو میری خواب والا ہوا، کہ جو کہ تو نے مجھ کو خواب میں افریقہ میں دکھایا تھا تو پھر میں اس کی بیعت کر لوں گا۔ اگر وہ نہ نکلا تو میں اس کی بیعت بھی نہیں کروں گا اور نہ نماز اس کے ساتھ پڑھوں گا، اور نہ ہی کھانا کھاؤں گا اور فوراً واپس چلا جاؤں گا۔ یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اس مسجد میں تشریف لے آئے۔ اور میں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بالکل وہی شخص ہے جس کو میں نے افریقہ کے ملک میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضور کو شناخت کرنے کے بعد ہفتہ کو بیعت کی اور اجازت لے کر تیار ہو گیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ کم از کم حق کو شناخت کرنے کے لئے پندرہ دن یہاں اور ٹھہرو۔ میں نے عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ کو توفیق بخشے کہ میں ہمیشہ آپ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوتا رہوں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اگر بندے پر کوئی ایسا وقت آ جاوے کہ یہاں پہنچنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خط ضرور لکھتے رہا کریں۔ میرے خطوط کا حضور نے جو جواب دیا وہ میرے پاس خط موجود ہے۔“

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 5 (غیر مطبوعہ) صفحہ 33-32)

صحابی رسول اللہ ﷺ

مدینہ آتے ہی حضرت سعدؓ کی خدمات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ شروع میں جب نبی کریم ﷺ مدینہ آئے تو مخدوش حالات کی وجہ سے رات آرام کی نیند نہ سو سکے تھے۔ ایک رات آپ نے فرمایا کہ آج خدا کا کوئی نیک بندہ پہرہ دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ تب اچانک ہمیں ہتھیاروں کی آواز سنائی دی رسول کریم ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں سعدؓ ہوں۔ فرمایا کیسے آئے عرض کیا مجھے آپ کی حفاظت کے بارہ میں خطرہ ہوا اسلئے پہرہ دینے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے پہرہ دیا اور رسول کریم ﷺ آرام سے اس رات سوئے۔

(سیرت صحابہ رسول ﷺ۔ ح م ا، فاضل عربی، استاذ الحدیث۔ سن دسمبر 2009)

شرائطِ بیعت

از ارشاداتِ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مرگیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔۔۔۔۔“

تحریر: حافظ جہانزیب قریشی

”یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا“۔

پچھلی قسط کے تسلسل میں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے“۔

(ازالہ اوہام صفحہ 829 طبع اول)

حضورؑ مزید فرماتے ہیں: ۔ ”نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے“۔

(روحانی خزائن۔ ایام الصلح۔ جلد نمبر 14۔ صفحہ 241)

آپ مزید فرماتے ہیں: ”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو“۔

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

آپؑ فرماتے ہیں: ”نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بیخبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68۔69)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مرگیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔۔۔۔۔ جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے، زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 627 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام

لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں ۔ مویشی وغیرہ کے سبب کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں، تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں ۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا ۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے ، تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں ۔ وہ دین ہی کیا ہے ۔

انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اے خدا! ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا کی محبت ، اسی کا خوف ، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔

پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں ۔ یہ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3۔ صفحہ 611-612۔ مطبوعہ ربوہ۔ طبع جدید) ■

نظامِ خلافت اور نظامِ وصیّت کا بہت گہرا تعلق ہے

جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ یہ نظام وصیت بھی ذہنوں اور مالوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض مسلمان کرتے ہیں کہ غلط طریق سے مال کمایا اور پھر بازار میں ٹھنڈے پانی کی سبیل لگا دی یا برف ڈلوا دی یا مسجد بنوا دی یا اس کا کچھ حصہ بنوا دیا۔ یا حج کر آئے اور سمجھ لیا کہ ہمارے ناجائز ذریعے سے کمائے ہوئے مال پاک ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگ تو دین کے ساتھ مذاق کرنے والے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہاں پاک کرنے کے ذریعے سے یہ مطلب ہے کہ پاک ذرائع سے کمائی ہوئی جو دولت ہے اس کو جب پاک مقاصد کے لئے خرچ کیا جائے گا تو اس سے تمہارے اندر جہاں روحانی تبدیلیاں پیدا ہوں گی وہاں تمہارے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت پڑے گی۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی ہے رسالہ الوصیت میں اور تین دفعہ یہ دعا کی ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اس نظام میں شامل ہوں نیک اور پاک لوگوں کی جماعت بنا دے۔ تو مختصراً آج میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں جلسے کے بابرکت اختتام پر آپ نے شکرانے کا اظہار کیا اور شکرانے کا اظہار کر رہے ہیں وہاں اس شکرانے کا عملی اظہار بھی کریں کیونکہ جہاں اس نظام میں شامل ہونے والے تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہوا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہو سکیں۔ اس لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلفاء جس طرح تحریکات کرتے رہے ہیں، آئندہ بھی اسی طرح مالی تحریکات ہوتی رہیں بلکہ نظام وصیت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔

(خطبہ جمعہ ۶/ اگست ۲۰۰۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۰/ اگست ۲۰۰۴ء)

نظرِ بد سے بچنے کی دعائیں

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ وحسینؓ کو اس دُعا سے دم کرتے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کے لئے انہی الفاظ میں الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ ھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

(بخاری کتاب الانبیاء)

ترجمہ: میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں موذی شیطان اور جانور سے اور ہر نظرِ بد سے۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ایک ساتھی پر نظر کا اثر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے وہ اچھے ہو گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 447)

ترجمہ: اے اللہ! اس سے ہر قسم کا بد اثر زائل کر دے اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 149-150)

نیکی کا بدلہ

حکایت مذکور ملفوظات از حضرت مسیح موعودؑ

ہمیں اس خدا تعالیٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے ...... ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تین آدمی پہاڑ میں پھنس گئے تھے ۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے پہاڑ کی غار میں ٹھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور راستہ بند کر گیا۔ تب ان تینوں نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائیں گے چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے مزدور لگائے تھے ۔ مزدوری کے وقت ان میں سے ایک کہیں چلا گیا۔ میں نے بہت ڈھونڈا آخر نہ ملا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلّہ ہو گیا۔ پھر وہ آیا اس نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی ۔ اگر آپ دیں تو عین مہربانی ہو گی میں نے اس کا تمام مال اس کے سپرد کر دیا۔ اے اللہ ! اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ اتنے میں تھوڑا پتھر اونچا ہو گیا۔ پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا اور پھر بولا کہ اے اللہ ! اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ پتھر ذرا اور اونچا ہو گیا۔

پھر تیسرے نے کہا کہ میری ماں بوڑھی تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا میں جب پانی لایا تو وہ سو چکی تھی۔ میں نے اس کو نہ اٹھایا کہ کہیں اس کو تکلیف نہ ہو۔ اور وہ پانی لیے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح اٹھی تو اسے دے دیا۔ اے اللہ ! اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر پھر اس قدر پتھر اونچا ہو گیا کہ وہ سب نکل گئے اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دے دیا۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۔۲۷)

مالی قربانی۔ آمد کی تعریف

”۔۔۔۔۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے۔ خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔۔“

تحریر: محمد عثمان قمر۔ جرمنی

1۔ادائیگی چندہ اور رہنمائی

(ا) مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی مجموعی آمد کو آمد شمار کیا جائے گا۔ ہر چندہ دہندہ شرط تقوی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاص اور ضمیر کی کسوٹی پر با شرح چندہ ادا کرے گا۔ مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہوگا ۔ البتہ پیشہ وارانہ فرائض منصبی کی ادائیگی کے ضمن میں سفروں کے دوران ملنے والے زاد راہ کو آمد سے مستثنیٰ شمار کیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ اس میں سے بچت پر اگر کوئی از خود چندہ ادا کرے تو مستحسن ہے۔

آمد کی تعریف

(ب) اگر کوئی دوست چندہ کی ادائیگی یا شرح کے مطابق ادائیگی میں تنگی محسوس کریں تو وہ معین وجہ بیان کر کے امیر جماعت کے توسط سے خلیفہ وقت سے جزوی یا کلی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ اجازت لے کر شرح سے کم چندہ دینے والے ووٹ دینے کے تو حقدار رہیں گے لیکن ذمہ دار عہدوں پر ان کی تقرری یا انتخاب سے پہلے مرکز سے اجازت لینی ضروری ہوگی ۔ یہ اس لئے کہ مبادا مالی کمزوری میں پیچھے رہنے والا عہدیدار دوسروں کے لئے غلط نمونہ نہ بن جائے۔

نوٹ: اس معافی کا اطلاق چندہ وصیت پر نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کہ موصی شرح کے مطابق وصیت ادا نہ کر سکے اسے با امر مجبوری وصیت منسوخ کرا لینی چاہیئے۔

(ج) اگر جماعت کے علم میں کسی موصی کے متعلق کوئی ایسے قطعی شواہد آئیں جن سے غالب گمان ہو کہ چندہ دہندہ کا اپنے متعلق آمد کا فیصلہ غلط ہے اور بحیثیت موصی اس کا یہ فعل قابل گرفت ہے تو ایسے شخص کا معاملہ متعلقہ شواہد کے ساتھ مجلس کارپرداز میں برائے غور پیش کیا جائے

نوٹ: کم از کم آمد

وصایا کی چھان بین تقاضہ کرتی ہے کہ ہر ملک کیلئے اس کم از کم آمدنی کی تعیین کی جائے جس پر اس ملک میں گزارہ ممکن ہے۔ اس لئے وصایا کو منظوری کے لئے بھجواتے وقت اس کم از کم آمدنی کو مد نظر رکھا جائے۔

(د) ایک خاندان کو حاصل ہونے والی آمد تنخواہ یا الاؤنس) اگر افراد خانہ کی تعداد پر منحصر ہوتی ہو یا سر براہ، بیوی اور بچوں پر مشتمل ایک مقرر کردہ شرح یا فارمولا کے مطابق ادا کی جاتی ہو مثال کے طور پر حکومت کی طرف سے ملنے والا سوشل الاؤنس اور جماعت کی طرف سے مبلغ کو دیئے جانے والا الاؤنس وغیرہ تو اس تنخواہ یا الاؤنس کی پوری رقم اس خاندان کے سربراہ کی اپنی آمد شمار ہوگی جس پر وہ پوری شرح سے اپنا چندہ ادا کرے گا۔

تاہم ہر وہ الاؤنس جو حکومت خالصہ کسی بچے کو کسی خاص مقصد کیلئے دیتی ہے اور ماں باپ وہ الاؤنس

لینے یا رکھنے میں محض امین کے طور پر ہوں۔ اور یہ اسی مقصد پر خرچ ہوتا ہو، جس مقصد کے لئے الاؤنس ملتا ہے۔ ایسے الاؤنس پر ماں یا باپ کیلئے چندہ واجب الاداء نہیں۔

(ع) پیشہ ور لوگ اور تاجر حضرات کو اپنی کل آمد (Gross income) میں سے ایسے اخراجات وضع کر کے جو کہ آمد پیدا کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں باقی مجموعی اصل آمد پر چندہ ادا کرنا ہوگا محض اپنے ماہانہ اخراجات کے لئے تجارت (Busi-ness) سے وصول کردہ رقم (Drawings) پر چندہ ادا کرنا درست نہیں۔

(ف) طالب علمی وظیفوں پر شرح کا اطلاق نہیں ہوگا۔ طلباء سے توقع رکھی جائے گی کہ وہ حسب حیثیت خود کچھ رقم معین کر کے جماعت سے افہام و تفہیم کے ذریعہ اس کے مطابق باقاعدہ چندہ ادا کریں۔

2۔قرض کی رقم اور چندہ ادائیگی

(ا) قرض پر چندہ

اگر کوئی فرد اپنے مستقل گزارہ کے لئے قرض پر انحصار کر رہا ہے تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ جات ادا کرے گا۔ ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کرے گا تو اس وقت اس قرض کی رقم کو اپنی آمد میں سے منہا کر دے گا۔

(ب) مارٹ گیج/لیز

اگر کوئی چندہ دہندہ مارگیج یا لیز پر کوئی جائیداد خریدے تو مارگیج رلیز کی واپسی کی رقم اپنی آمد سے منہا نہیں کرے گا بلکہ پوری آمد پر چندہ ادا کرے گا۔

3۔ایسی خواتین جن کا اپنا کوئی ذریعہ آمد نہ ہو

(ا) عام طور پر بیوی کیلئے چندہ وصیت کی ادائیگی کا طریق یہی ہے کہ اگر اسکی آمد نی کوئی نہ ہو تو اس کا خاوند مناسب جیب خرچ مقرر کرے اور وہ اسکی بیوی کی آمد متصور ہو اور اسطرح مالی قربانی کے تسلسل کو قائم رکھنے کی خاطر اس جیب خرچ پر چندہ وصیت ادا کرے۔

(ب) "عورتوں کو حسب توفیق رہن سہن کے معیار کے لحاظ سے قربانی کرنی چاہیئے اس لئے عام چندہ دینے والے اور وصیت کے قربانی کے معیار میں جو فرق ہے اس کو بھی زیر غور لانا چاہیئے۔"

4۔مستثنیات

آمد میں چندہ دہند کی ہر قسم کی آمد شامل ہے۔ البتہ صرف وہ الاؤنس جس کا خرچ کرنا ملازم چندہ دہند کے تابع مرضی نہ ہو وہ آمد سے مستثنیٰ ہوگا۔ اسی طرح گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس ریونیو، مالیہ، لوکل رئیس، لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم سے عائد کئے گئے ہوں نیز وردی الاؤنس اور بچوں کی تعلیم کے لئے ملنے والا الاؤنس آمد سے منہا کئے جاسکتے ہیں۔

نوٹ۔ مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں آمد سے وضع کرنا جائز نہ ہوں گی۔

اصل آمد کے مطابق بجٹ

ایک دوست نے یہ ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے کہ کوئی جتنا چندہ دے سکتا ہے اتنا لکھوا دے مثلاً سالانہ آمد ایک لاکھ ہے اور بجٹ لکھوا دیتے ہیں ایک ہزار پر، اس وجہ سے چندہ میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

"اس کے آپ خود ذمہ دار ہیں۔ آپ اس کی اصل آمد کے مطابق بجٹ بنائیں۔ جہلم میں ایک شخص نے یہی کہا تو میں نے کہا کہ اس سے چندہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ سات سال سے وہ اپنی اسی بات پر قائم ہے کہ میری جتنی مرضی ہوگی اتنا چندہ دوں گا لیکن ہم نے کہا کہ اس سے چندہ نہیں لینا۔ اس لئے جہاں سستی ہوئی ہے وہاں مرکز کی ہدایت میں کوئی خامی نہیں ہے بلکہ مقامی جماعت کے عہدیداروں کے عمل میں ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1974ء)

لازمی چندہ نہ دینے والوں کے متعلق ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبۂ جمعہ نومبر 1994ء میں فرماتے ہیں:۔

"سوال یہ کہ اگر جماعت کے چندہ کی ادائیگی نہیں کی جاتی تو ایسے دوستوں سے ذیلی تنظیم کا چندہ لیا جائے یا نہ لیا جائے؟ ....میں نے جہاں تحریک جدید کا ذکر کیا ہے وہاں اس سے پہلے لازمی روز مرہ کے چندہ جات میں ان کو شامل کرنے کی تلقین کی۔ کیونکہ بنیادی اصول یہی ہے کہ وہ شخص جو دائی لازمی قربانی میں شریک نہیں ہوتا اس سے نوافل قبول نہیں کئے جاتے ....آنے والوں کو مستقل لازمی قربانی کے نظام میں شامل کرنا ہمارا اولین فرض ہے لیکن اگر وہ طوعی طور پر تحریک میں ہی شامل ہو جائیں تو اس سے بھی ان کو مستقل مالی نظام کا حصہ بننے میں مدد ملے گی اور طاقت نصیب ہوگی۔ اس لئے یہاں اتنی زیادہ Technicalities میں اور قانونی اینچ پیچ میں مبتلا نہ ہوں بلکہ چندے کی روح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعلیٰ مقاصد کی خاطر ان کی زندگی کی حفاظت کے لئے ان سے تالیف قلب کا سلوک کریں اور قرآن کریم نے جہاں مئولفتہ القلوب کی بات فرمائی ہے وہاں عام لوگوں سے ہٹ کر وقتی طور پر کچھ عرصہ کیلئے ایک نرم سلوک کا اشارہ نہیں بلکہ واضح ہدایت ملتی ہے اور اس کا تعلق اس نظام سے بھی ہے۔

ا۔ پس نئے آنے والوں کے تعلق میں میرا جواب یہ ہے کہ خواہ لازمی چندہ ابھی شروع نہ بھی کیا ہو وہ طوعی چندے میں اگر شوق سے حصہ لینا چاہیں تو یہ کہہ کر آپ نے انکار نہیں کرنا کہ آپ نے لازمی چندے میں حصہ نہیں لیا۔ چھ مہینے۔ نو مہینے۔ سال۔ کچھ عرصہ تربیت کے گزاریں؟ پھر بعد میں انفرادی حالات دیکھ کر فیصلے ہوں گے۔

ب۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو مؤلفۃ القلوب کے دائرے سے باہر آچکے ہیں ایک دائی مستقل ٹھوس حصہ بن چکے ہیں نظام کا ان کیلئے یہی ہدایت ہے کہ یہی جاری رہے اور یہی جاری رہے گی کہ اگر وہ چندہ عام نہیں دیتے اور یا چندہ وصیت وعدہ کر کے ادا نہیں کرتے تو ان سے دوسرے طوعی چندے وصول نہ کئے جائیں گے۔"

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کے بارے میں فرماتے ہیں: اب یہ بات پہلے دن سے ہی نو مبائعین کو سمجھا دینی چاہیئے۔ شروع میں اگر وہ با شرح چندہ عام وغیرہ نہیں دیتے یا نہیں دے سکتے، اتنی تربیت نہیں ہوتی تو کسی تحریک میں مثلاً وقف جدید میں یا تحریک جدید میں چندہ لیں۔ آہستہ آہستہ ان کو عادت پڑ جائے گی اور پھر ان کو بھی چندوں کی ادائیگی میں مزہ آنے لگے گا اور ایک فکر پیدا ہوگی تو جیسے کہ ہم میں سے بہت سارے ہیں جن کو فکر ہوتی ہے بہت سارے لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ بڑی فکر ہے ہم نے اتنا وعدہ کیا ہوا ہے وقف جدید کے چندے کا یا تحریک جدید کے چندے کا۔ اور پورا کرنا ہے، وقت گزر رہا ہے، دعا کریں جلدی وعدہ (پورا) ہو جائے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے، یہ ہمدردی ہمیں نو مبائعین سے بھی ہونی چاہیئے اور ان کو بھی چندوں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ نو مبائعین کو وقف جدید اور تحریک جدید میں ضرور شامل کیا جائے۔"

(خطبۂ جمعہ: 9 جنوری (2004)

انصار ڈائجسٹ

احمدی مصنفّین کے بنیادی اصولی رنگ کی اہمیت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے چند کتب پر ریویو کرتے ہوئے احمدی مصنفّین کی اصولی رنگ میں رہنمائی کرتے ہوئے ان سے اس امید کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے اور کچی اور سُنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتّع ہوں جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔

تحریر: طارق محمود ناصر۔ امریکہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ کے ساتھ قیمتی یادیں

دفتر چلتے ہیں

سردیوں کے دن تھے ان دنوں میری ڈیوٹی رات گیارہ سے فجر تک ہوتی تھی پھر صبح سیر کے بعد جاکر سویا کرتا تھا سوتے سوتے نو بج جاتے تھے جب دوپہر کو آنکھ کھلتی تو نہاکر مسجد فضل میں ظہر کی نماز ادا کرتا تھا ایک دن خاکسار نماز ادا کر رہا تھا مجھے لگا کوئی آیا ہے میں نماز میں مصروف تھا نماز ادا کی میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا میرے پیچھے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تشریف رکھتے ہیں میں جلدی سے کھڑا ہوا سلام کیا اور خاموشی سے کھڑا ہوگیا حضور نے عصر کی نماز کا پوچھا کہ کتنے بجے ہے میں نے عرض کیا حضور بیس منٹ ہیں اس پر حضور نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہیں انتظار کریں یا دفتر چلیں میں سوچ رہا تھا کہ حضور دفتر ہی چلے جائیں تاکہ مسجد کی چیکنگ کی جا سکے حضور انور خود فرمانے لگے چلو دفتر ہی چلتے ہیں

آپ کون؟

ایک مرتبہ حضور انور ہالینڈ سفر پر تشریف لے گئے تھے صبح نو دس کا وقت تھا خاکسار ڈیوٹی پر تھا اتنے میں فون کی گھنٹی بجی میں نے بیٹھے بیٹھے فون اٹھا کر کہا السلام علیکم احمدیہ لندن مشن دوسری طرف سے آواز آئی وعلیکم السلام اور کہا بی بی کو فون ملا دیں میں نے پوچھا آپ کون پھر آواز آئی مرزا طاہر احمد میں گھبرا کر کھڑا ہوگیا پھر کہا السلام علیکم حضور اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہا جی حضور ملاتا ہوں اور ساتھ ہی کال تھرو کر دی کافی دیر خاکسار کھڑا رہا جیسے حضور مجھے دیکھ رہے ہیں آج تک حضور کی آوازیں میرے کانوں میں رس گھولتی ہیں الحمدللہ

تبّرک کا تحفہ

جولائی 1986 کا واقعہ ہے سخت گرمیوں کے دن تھے خاکسار کی ڈیوٹی مرکز کی طرف سے لگائی گئی تھی خوش قسمتی سے حضرت بیگم صاحبہ ہمارے محلہ میں رہائش پزیر تھیں اور ہم خدام بہت خوش نصیب تھے کہ انکے گھر کی حفاظت ہمارے ذمہ تھی

دوپہر کا وقت تھا حضرت بیگم صاحبہ آم تحفہ کی صورت میں لوگوں کے گھروں میں بھجوا رہیں تھی میرے دل میں بھی خیال آیا تو خاکسار نے بھی لکھ کر درخواست کی کچھ دیر کے بعد دو بڑے بڑے آم پلیٹ میں رکھ کر میرے لئے بھجوا دیے لیکن میں نے واپس کر دیے کہ مجھے تبرک درکار ہے اس پر حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے کاٹ کر ایک آم میرے لئے بھجوایا اور لانے والے کو فرمایا جاؤ اب انکار نہیں کرے گا میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا کہ آج میں نے حضرت امام مہدی علیہ اسلام کی بابرکت اور سب سے چھوٹی صاجزادی کے بابرکت وجود کے ہاتھ سے تبرک حاصل کیا الحمدللہ

”احمدی گھبرایا نہیں کرتے“

یہ انیس سو اسی کا واقعہ میرے بھائی میجر خالد محمود صاحب کا ہے ان کا مقابلہ کراٹے ماسٹر کے ساتھ باکسنگ کا ہوا تھا اس وقت فون کی سہولت نہیں ہوتی تھی تو بھائی نے ہمیں یہ کہا کہ حضور کو دعا کے لیے لکھیں کیونکہ ہم ربوہ میں رہتے تھے خط لکھ کر فوری طور پر دفتر دے کر آئے

کئی دفعہ اسی دن جواب آ جاتا تھا تو میں صرف خط میں پوری بات لکھ کر دے آیا حضور کو دعا کی درخواست کی اگلے دن دوپہر کو جواب آگیا جواب میں ایک فقرہ لکھا ہوا تھا جو مجھے آج تک یاد ہے کہ احمدی گھبرایا نہیں کرتے

ہم نے تفصیل سے یہ ساتھ لکھا تھا کہ حضور وہ پروفیشنل ہے اور بھائی تو صرف فٹ بال وغیرہ کھیلا کرتے تھے لیکن حضور کی دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمدللہ پہلے ہی منٹ کے اندر وہ ناک آؤٹ ہو گیا اس کی تصاویر ابھی تو ہمارے پاس نہیں ہے لیکن کچھ اور احمدیوں نے بھی وہ میچ دیکھا تھا الحمدللہ حضور کی دعا کا اثر تھا وہ پروفیشنل کھلاڑی پہلے ہی منٹ میں ناک آؤٹ ہوگیا

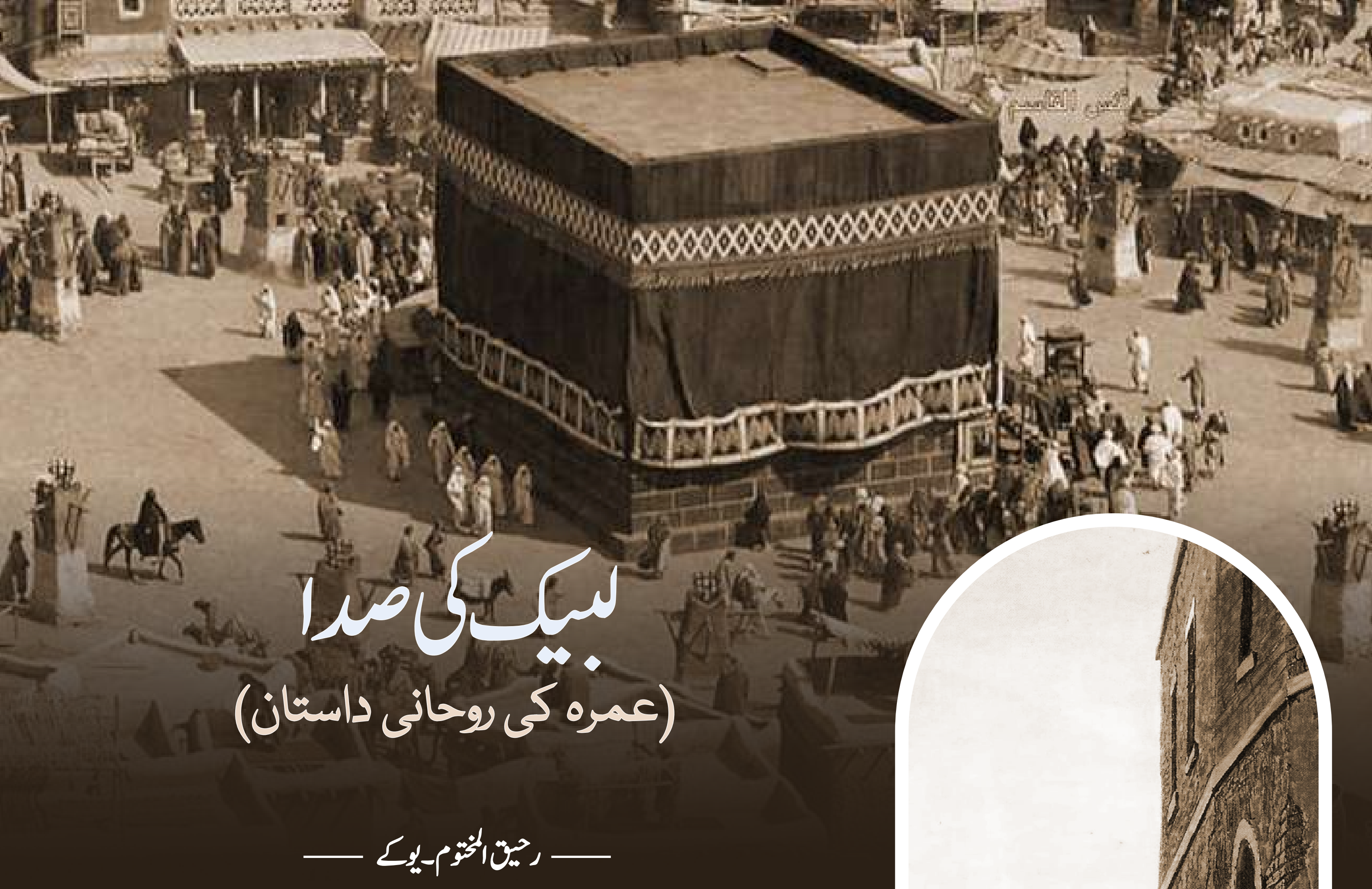

لبیک کی صدا
(عمرہ کی روحانی داستان)

رحیق المختوم۔یو کے

از ازل چون عشق باجان خوی کرد
شور عشقم این چنین پُر گوی کرد
(عطار)

چونکہ ابتداء سے عشق نے میری جان سے وابستگی پیدا کر لی تھی
جس کے شور اور خروش کی وجہ سے میں پُر گو ہو گیا ہوں

عشق بولتا ہے

شش جہت چودھویں کے چاند کی کرنیں ہر شئے روشن کرر ہی تھیں۔ اور میں وفور شوق سے چاند کی طرف ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔ چاند سے مجھے محبت تو تھی مگر ایسا مسحور کن تو کبھی نہ تھا جیسا آج لگ رہا تھا۔ سارے ماحول میں ایک ایسی خوشبو موجود تھی جس کو بیاں کرنا لفظوں سے باہر ہے۔ مگر یہ بات حق ہے کہ ایسی خوشبو کا پہلے کبھی سامنا نہ ہوا تھا۔

یہ تمام منظر ایک خواب کا حصہ تھا وہ خواب جو میرے ہوش سنبھالنے سے لے کر اب تک مجھ میں بس رہا تھا بقول شاعر "اک خواب ہے اور مستقل ہے"۔ اور مجھے اب تک اپنی خوش نصیبی پر یقین نہیں ہو رہا کہ میرا یہ مستقل خواب "حقیقت کا روپ دھار گیا ہے۔ اللہ اللہ کہیں میری آنکھ ہی نہ کھل جائے۔ کہیں میری گردشِ لہو رک نہ جائے۔ پھر دل میں تسلی اُبھری کہ ساری عمَر گزر گئی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دیتے، تو اب یہ خوش نصیبی ہی ہے کہ یار نے بڑی محبت سے بڑی شفقت سے اپنے گھر کے دروازے مجھ پہ کھول کر مجھے اندر بلا لیا ہے۔ الحمدللہ

اے پیاروں کے پیارے، اے میرے حبیبؐ میں ناتواں آپ کے در پر آیا ہوں میرا لباس گرد آلود اور پھٹا ہوا ہے میرا کشکول خستہ اور چھیدوں والا ہے۔ مگر میری نگاہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ اور صرف آپؐ پر ہے۔ آپؐ کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے آپؐ نے کبھی سوال کرنے والے کو نہیں جھڑکا۔ تو بس میرے کشکول میں ایک سکہ ڈال دیں۔ میں جو کبھی آپؐ کو بابا اور کبھی جان جاں پکارتا ہوں مجھے لباس محبت عطا کریں اور مجھے قبول کر کے اپنی محبت کی تختی عطا کر دیں میری آنکھیں سبز کر دیں۔

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئے گی میری
میرا ہر ذرہ محمد ﷺ پر فدا ہو جائے گا

ہدیہ عقیدت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحضور دربارِ محبت و عقیدت رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بصد احترام

سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد کہ کچھ لمحے
جو اُس کے تصور کے قدموں میں گزار آئی

یاابوالقاسم!

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے قلموں سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت ادا ہوئی۔ جن کے

لفظوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کی یاد نکلی وہ صفحے مقدس ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ مبارک لکھا گیا وہ گھر بابرکت ہیں جنکی چار دیواری میں بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کتابوں میں محفوظ کی گئی وہ آنکھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے برساتوں روئیں وہ دل جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان عظمت و فضائل کے تذکرے میں دریا نرم ہوئے وہ روحیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مسرت و شادمانی میسر ہوئی۔

اے فنافی اللہ شاہ مدینہ، اے ابوالخیر!

میں تو اِس قابل نہیں کہ خود کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام آپ کے نعلین مبارک کی مٹی لکھ سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیاتِ جاودانی کا وہ فرحت افزاء جھونکا ہیں جو میدانِ حشر کی ہولناکیوں میں یاد آئے تو ہر معاملہ آسان ہو جائے۔ میری جبیں بار گاہِ ایزدی میں اظہارِ تشکر کے لئے جُھک جاتی ہے کہ میرا دل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سے چین پاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الزماں ہیں سرورِ کائنات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مطہر نافع الناس وجودِ کامل ہیں جس سے جڑ کر انسان "عبدالرحمٰن" ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ اقدس کا ہر لمحہ اک کائنات کا سفر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست رحمت حمدِ الٰہی کا پرچم تھامے ہوئے ہیں، عرش و فرش آپ پر نازاں ہیں۔

میرے ماہی!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نغماتِ حُسن کی صدا، اُن کی بازگشت جب میرے نفسی کائنات کے نہاں خانوں میں پہنچتی ہے تو میرے تخیل چین پاتے ہیں۔ میرے ذوق و شوق وجد و حال کے شبستانِ عشق میں نورِ حُسن کی شعاعیں رقص کرتی ہیں۔

اے پیکر نور علیٰ نور! میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی کے مضبوط قلعے کی فصیل سے ٹیک لگائے تپتی سخت دھوپ میں بیٹھا مثلِ موسیٰ پکار رہا تھا

رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ

اے میرے رب! مجھے (اپنا جلوہ) دِکھا کہ میں تیرا دیدار کر لوں۔

اب حریم ناز نے میرے عشق کی بیتابی دیکھ کر مجھ پر رحم کیا اور نقاب اُلٹ دیا، حُسن میرے سامنے کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پیارے ہادی! آپ میں شان خداوندی ہے۔ عاشقان صادق آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حُسن کا نقشِ کامل عالمِ ہست و بود میں نظارہ کرتے ہیں۔

آپ کے حضور میری التجا ہے اے محسنِ انسانیت! طیب وطٰہٰ

اے یٰس کے بستر پہ لیٹے مزمل و مدثر!

میری تلاش میری مُراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اولادِ آدم کی آخری اُمید، آپ کو خلعتِ سرداری عطا ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دم سے رگوں میں روشنی جسم میں حرارت ہے، آپ کا مقام مقامِ شفاعت ہے۔

مجھ حقیر پر تقصیر کو، گناہ گار، ناکام کرم خاکی کو اپنی شفاعت سے محروم نہ رکھئیے گا، میرا ہاتھ پکڑلیں اور مجھ گرتے کو تھام لیجئے گا۔ اِس بزمِ ہستی میں مبارک حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت آپ ہیں میری آنکھ میں جرات نہیں قلم میں طاقت نہیں کہ میرے آقا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ اور لکھ سکوں۔

بس التجا ہے رحیق المختوم کو میرے حبیب محروم نہ رکھنا۔

میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا حق ادا کر سکوں میرا روم روم آپ کے عشق کے شہد میں ڈوبا ہوا ہے تو آپ اے والئی مسکین میری التجا رب کے حضور پہنچا دیں کہ وہ میری آنکھیں آپکی محبت و عشق میں "سبز" کر دے اور روح کو اویس قرنی سے نسبت ہو جائے۔ آمین

جسمی یطیر الیک من شوق عل

یالیت کانت قوۃ الطیران

پہلی خواہش

مجھے یاد ہے میرے دل میں مکہ مدینہ کی چاہت کب پڑی ان گلیوں سے عشق کی داغ بیل ربوہ میں پڑی۔ جب گرمیوں کی تپتی دوپہروں میں سب گھر والے قیلولہ کر رہے ہوتے تھے تب میں سب سے ہٹ کر ایک کونے میں حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف لطیف "دیباچہ تفسیر القرآن" پڑھ رہا ہوتا۔ اس کتاب میں میری دل چسپی اس کا وہ حصہ تھی جہاں سیرت النبیؐ کا ذکر ہے۔ زندگی میں پہلی مرتبہ سیرت النبیؐ اسی معرکتہ الآرا کتاب میں پڑھی تھی۔ پھر یہ کتاب اتنی مرتبہ پڑھی کہ اُس کے صفحات جگہ جگہ سے اُکھڑنے شروع ہو گئے۔ یہ کتاب میرے عشق کی پہلی اینٹ تھی اور یہ انہی دنوں میری پہلی خواہش دُعا بنی کہ یا اللہ مجھے بھی کبھی اس مقدس وجود کا گھر دکھا۔ مجھے بھی ریاض الجنتہ میں چند گھڑیاں عطا فرما اور توفیق دے کہ روضۂ رسول ﷺ کے پاس اپنا مدعا بیان کر سکوں۔

اور آج سر پر چودھویں کا چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے میرا رواں رواں خدا کے حضور سجدہ ریز ہے۔ میرے سامنے گنبد خضریٰ ہے جس کے عقب میں چاند ہے جس کی دودھیا روشنی میں میں نہلایا جا رہا ہوں دل میں حمد ہے لبوں پہ درود اور آنکھیں ملن کی گھڑیوں میں برسات برسا رہی ہیں۔۔

یارب صلی علی نبیک دائما

فی ھذہ الدنیا وبعث ثان

لندن میں ہلکی ہلکی بارش

دو ہزار چودہ میں اپنے دوست مدثر کو کہا کہ یار چلو عمرہ کر کے آتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہوئے دل میں ایک خوف بھی تھا کہ کہیں مدثر مان ہی نہ جائے۔ اللہ

کی کرنی ایسی ہوئی کہ مدثر نے جواب دیا کہ فی الحال ممکن نہیں۔ اس کے بعد وہ بھی اور میں بھی کاروبارِ زندگی میں مصروف ہو گئے۔

کئی سالوں بعد اکتوبر دو ہزار اکیس میں مدثر نے کہا کہ چلو عمرہ کر کے آتے ہیں مگر ان دِنوں میرا جانا بوجوہ ممکن نہ تھا۔ سو اب کی بار بھی یہ خواہش پروان نہ چڑھی۔ مگر عشق کا گھوڑا سینے کے پنجرے میں بار بار سر ٹکراتا رہا ہلچل مچاتا رہا۔

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

پھر رشیا اور یوکرائن کی جنگ کی خبریں دیکھتے دیکھتے اچانک ایک دن مدثر کو کال کی کہ چلو یار چلتے ہیں۔ مگر اب کی بار دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ یا اللہ مدثر مان جائے۔ اس نے ایک کمزور سا ایک عذر پیش کیا جس کو نظر انداز کر کے زور دیا کہ اب کی بار جانا ہے اور وہ راضی ہو گیا۔ جلدی اس خوف کی وجہ سے تھی کہ رشیا اور یوکرائن کی جنگ اللہ نہ کرے کہ پھیل کر پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور تمام راستے کہیں بند نہ ہو جائیں اور یہ کہ پتا نہیں جنگ میں زندہ بھی بچتے ہیں یا نہیں اور جانے جنگ کتنی دیر رہے اور بعد از جنگ حالات کیسے ہوں تو ہمارے پاس یہی بہترین موقع ہے کہ جایا جائے۔ تو مدثر کے حامی بھرنے کے بعد تیاری شروع کر دی۔ سعودیہ میں مقیم ایک واقف کار سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اگر ہم مکہ جائیں گے تو سعودی قانون کے مطابق ہمیں تین دن قرنطینہ میں رہنا ہو گا اور ان تین دنوں میں ہمیں حرم جانے کی اجازت نہیں ملے گی جبکہ اگر ہم مدینہ آجائیں تو تین دن قرنطینہ تو ابھی بھی کرنا پڑے گا مگر ان دنوں میں ہمیں نماز پڑھنے کے لیے مسجد نبوی جانے کی اجازت ہو گی۔ اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔ تو صاحب یہی پلان بنا کہ لندن سے جدہ اور جدہ ائرپورٹ سے ہی مدینہ بذریعہ ٹرین جایا جائے اور مدینہ چند دن ٹھہرنے کے بعد مکہ بذریعہ کار جایا جائے گا۔

ویزہ اپلائی کرنے سے پہلے جب اپنا پاسپورٹ دیکھا تو اس کی مدت آٹھ ماہ میں ختم ہو رہی تھی میں نے فوراً نئے پاسپورٹ کے لئے آن لائن اپلائی کر دیا جب ہوم آفس اپنا پرانا پاسپورٹ ارسال کر دیا
تو نئی پریشانی لاحق ہو گئی کہ اگر نیا پاسپورٹ آنے میں دیر ہو گئی تو کیا ہو گا۔ خیر اللہ اللہ کر کے دو ہفتے میں نیا پاسپورٹ آگیا جو کہ میرے لئے ایک معجزے سے کم نہ تھا۔

جس دن پاسپورٹ آیا اُسی شام ویزہ اپلائی کر دیا۔ میسیج آیا کہ چوبیس گھنٹوں میں ویزہ ای میل ہو جائے گا۔ اگلے دن مدثر نے گلف ایئر کی ٹکٹس بک کر لیں اور اب ویزہ کا انتظار۔ تین دن گزر گئے مگر ویزہ ندارد۔ مدثر کہنے لگا کہ اس ویب سائٹ پہ دیے گئے ای میل ایڈریس پر ای میل کی جائے کہ ویزہ کا کیا بنا؟ پہلے مدثر نے ای میل کی تو فوراً انکا جواب آیا کہ "تاخیر کی معذرت" اور دوسری ای میل میں ویزہ مل گیا۔ میں نے بھی اس کے بعد ای میل پر ویزہ کی بابت دریافت کیا تو فوراً معذرت والی ای میل کے بعد ویزہ والی ای میل مل گئی۔

جب ویزہ پرنٹ کر کے ہاتھ میں پکڑا تو مانو یقین ہی نہ آیا کہ یہ سچ میں جانے کا پروانہ ہے۔ آنکھوں سے آنسوؤں نے نکل کر یقین دلایا کہ یہ سچ ہے اور ہم واقعی حبیب کبریاؐ کے شہر مدینہ جا رہے ہیں۔

ساری زندگی تن ڈھانپنے اور پیٹ بھرنے کی کوشش کرتے گزر گئی مگر قریبی تعلق داروں، دوستوں، کبھی سجدوں میں سرگوشیوں، اشاروں کنایوں اور کبھی ویران جگہوں پر باآواز بلند مدینہ کی خواہش کا اظہار کر چکا تھا مگر ہاتھ کشادہ نہیں ہو رہے تھے۔ کوئی سبیل نہیں بن رہی تھی۔ کبھی کوئی مجبوری آڑے آجاتی اور کبھی کوئی ضرورت راستے کی رکاوٹ بن جاتی۔ والدہ محترمہ نے گئے برسوں اپنی ایک ہی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ "کبھی موقع ملے تو عمرہ ضرور کرنا"۔ ان کی خواہش کی تکمیل ہونے والی تھی۔ ویزہ کی خبر انکو جب دی تو ان کی آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئی مجھے فوراً گلے لگایا اور شکر کے کلمات ادا کئے کہ اللہ نے ان کی سن لی۔

لندن میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی، میری آنکھیں بھی برسات برسا رہی تھیں مگر دل میں سکون کا پرندہ اُتر رہا تھا۔ میں وضو کر کے دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کرنے کے لئے جائے نماز پر کھڑا ہو گیا۔

سکونِ قلب ملا۔۔۔لذت حیات ملی
درِ حبیب ملا تو ساری کائنات ملی

(باقی سفر نامہ اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیے)

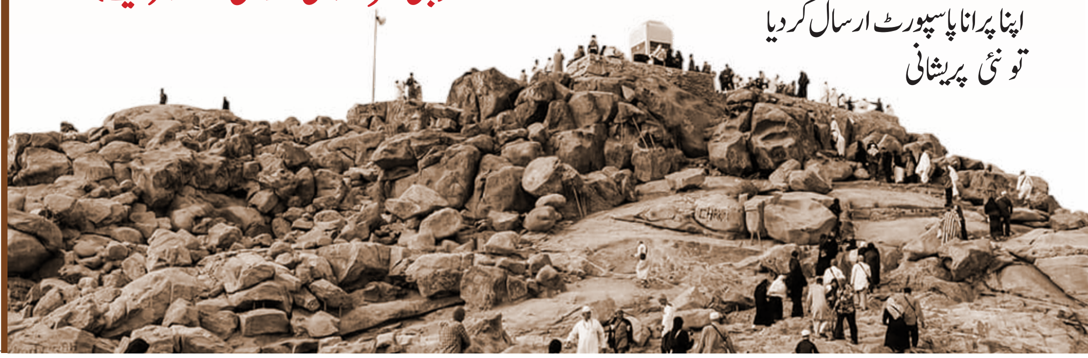

عیسیٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے

عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اَور بھی مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے۔ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں، اُٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل، وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپؐ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو کہ عیسیٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ ذرا چار دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لیں۔ مَیں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے۔ یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہو گئے اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔

دیکھو۔ خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اڑتے ہیں۔ کیا عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دینِ اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِ صلیب نہیں کر سکتے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 497-494۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یوسف ناظم کی تحریرات 'منجملہ' سے انتخاب

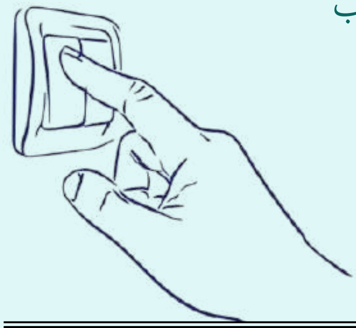

انگلیاں فگار اپنی

رفیق احمد ہاشمی۔آلکن، بیلجیئم

قدرت کو شاید پانچ کا ہندسہ بہت پسند ہے۔اس نے آدمی کے ہاتھ کو پانچ انگلیوں سے آراستہ کیا ہے(پاؤں کے ساتھ بھی مساویانہ سلوک روا رکھا ہے)۔ خود آدمی کو بھی پانچ ہی حواس دیے ہیں اسی لئے شاید وہ اکثر حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ یہ حواس سننے، دیکھنے، سونگھنے محسوس کرنے اور چکھنے کے کام میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔اب یہ آدمی کی چھٹی حس پر منحصر ہے کہ وہ ان حواس خمسہ میں سے کسے زیادہ زحمت دیتا ہے۔ بعض لوگ دیکھتے کم ہیں، آنکھیں ان کی بند تو نہیں ہوتیں لیکن یا تو انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے یا پھر ہر چیز ہری ہری نظر آتی ہے۔کچھ لوگ سننے سے پرہیز کرتے ہیں بس اپنی کہے جاتے ہیں، لوگوں کو عدالتوں سے بھی یہی شکایت ہے وہاں کسی کی سنوائی ہی نہیں ہوتی حالانکہ عدالتوں کی دیواروں کے عام دیواروں کی طرح کان ہوتے ہیں۔سونگھنے کی حس تو (ہمارے ملکوں میں) سبھی کی جاتی رہی ہے جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر موجود ہیں جن کی خوشبو سے فضا معطر رہتی ہے یا ہر جگہ سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔محسوس کرنے کی صلاحت کا بھی یہی مزاج ہو گیا ہے پہلے ہم قصے کہانیوں میں سنتے تھے کہ کسی آسیب زدہ جگہ سے گزرتے ہوئے آدمی اگر پیچھے مڑ کر دیکھ لیتا تو پتھر کا بت بن جاتا تھا، اب آدمی کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا وہ خود پتھر کا بت بن گیا ہے کسی خاص جگہ سے گزرے اور پیچھے مڑ کر دیکھے تو شاید آدمی بن جائے (ماضی کی طرف ہی ایک مرتبہ مڑ کر دیکھ لے)۔اس کے حواس خمسہ میں ذائقے کی حس البتہ بہت تیز اور کارآمد ہو گئی ہے۔کون سا ذائقہ ہے جو اس نے نہیں چکھا۔زندگی میں موت کا ذائقہ تو چکھنے چکھانے میں بھی اسے کمال حاصل ہے۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں انگوٹھے کو انگلی کیوں کہا جاتا ہے۔یہ واحد اعتراض ہے جو بالکل صحیح ہے۔انگوٹھا ہر لحاظ سے الگ چیز ہے اسی لیے اسے انگلیوں سے دور ہی رکھا گیا ہے۔چار انگلیوں کے مجموعے کو اگر ہم ہندوستان سمجھیں تو یہ انگوٹھا سری لنکا نظر آتا ہے۔اس کی شکل بھی کولمبو کی طرح ہے ۔۔قدرت نے انہیں انسان کے دوسرے اعضاء جسمانی کے مقابلے میں زیادہ توجہ سے بنایا ہے اور ان کی خوبصورتی کی خاطر ان پر ناخن بھی چسپاں کیے ہیں جن میں سے چند ناخن ہوش کے ناخن بھی ہیں اور جب ہم انگوٹھے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں تو شبہ ہوتا ہے کہ قدرت کی توجہ یا تو ہٹ گئی تھی یا بٹ گئی تھی ایک تو یہ کہ ہوتا ہی ٹیڑھا ہے، آدمی کے مزاج کی طرح، اسے موڑو تو دو ہی حصوں میں ختم ہو جاتا ہے جبکہ مختصر ترین انگلی جسے ہم چھنگلی کہتے ہیں مڑتی ہے تو اس کے تینوں حصے نمایاں نظر آتے ہیں۔۔۔

قدرت نے عجیب و غریب انتظام کر رکھا ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمی ہم خیال ہو سکتے ہیں ہم پیالہ ہم نوالہ اور ہم قبلہ ہو سکتے ہیں لیکن انگلیوں کے معاملے میں کوئی دو آدمی ہم نشان نہیں ہو سکتے۔۔۔آدمی اپنی پہلی اور بیچ کی انگلی پر زیادہ فریفتہ ہے۔ناک کھجانی ہو یا عینک کو اپنے صحیح مقام پر واپس پہنچانا ہو تو پہلی انگلی ہی کو زحمتِ سخن دی جاتی ہے اور ایک نوبت یہ آتی ہے کہ آدمی عینک کی ان چھلوں سے آجز آکر آنکھ کے اندر ہی شیشے کروا لیتا ہے نہ رہے عینک نہ تھکے انگلی۔ پہلی انگلی کے اشغال اور بھی ہیں روشنی کا سوچ بروئے کار لانا ہو تب بھی پہلی انگلی ہی اٹھتی ہے۔انگشت نمائی کی مبارک تقریب میں بھی یہی انگلی منظر عام پر جلوہ گر ہوتی ہے۔۔اس انگلی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاتا ہے کہ جب کسی کی دکھتی رگ پر انگلی رکھنی ہوتی ہے تو یہی انگلی سب سے مفید اور کارگر ثابت ہوتی ہے۔چھنگلی (چیچی) کے کوئی خاص فرائض منی نہیں ہیں لیکن اس کے بغیر ہاتھ کے مکمل ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔چھنگلی اصل میں ٹیم ورک کے لئے بنائی گئی ہے۔شادی کے موقع پر دلھنوں کی چھنگلی ہی کو مرغوب سمجھا جاتا ہے۔زندگی کے سب سے اہم واقع میں ہاتھ کی سب سے کمزور انگلی کا عمل دخل بھی اس بات کی طرف کھلا اشارہ ہے کہ کسی بھی کمزور کو کہیں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

بعض ہاتھوں کی انگلیاں اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ ان ہاتھوں کے شکنجے میں قانون بھی اس کبوتر کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے جو باز کے پنجے میں پہنچ کر دنیا پر آخری نظر ڈال رہا ہو، اسی وداعی نظر کو طائرانہ نظر کہا گیا ہے۔مشکل یہ ہے کہ قانون کے ہاتھ تو ہوتے ہیں جو لمبے بھی ہوتے ہیں لیکن ان ہاتھوں میں انگلیاں نہیں ہوتیں۔پہلے ان ہاتھوں کی ساری رگیں گویا رگ جاں تھیں اب تو قانون کے کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہاتھوں پر لوگ اپنی انگلیاں رکھ کر اس کی نبض ٹٹولتے ہیں اور یہ ملتی نہیں ہے ۔پہلے یہ نبض خود کار تھی، یہ از کار رفتہ تو نہیں ہو گئی ہے لیکن اب یہ ریموٹ کنٹرول کے تابع ہے اور اس ریموٹ پر گرفت ان انگلیوں کی ہے جن کے نشانات کسی کاغذ پر نہیں ہیں۔

یورپین ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ 2025ء

مورخہ 25 مئی بروز ہفتہ مجلس انصاراللہ جرمنی کو یورپین ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ۔

مجلس انصار اللہ بیلجئیم کے پانچ نیشنل عاملہ ممبران کے وفد کو چوتھے یورپین ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ بمقام جرمنی میں شرکت کی توفیق ملی الحمد اللہ۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرالعزیز کی رہنمائی اور دعاؤں سے مجلس انصاراللہ جرمنی نے یہ یورپین ریفریشر کورس مورخہ 10 تا 11 مئی 2025ء بمقام مسجد بیت الواحد ہناؤ میں منعقد کروایا، مجلس انصاراللہ جرمنی کی اپنی انتھک کاوشوں اور محترم عبدالخالق صاحب کے تعاون سے یورپ کے 16 ممالک و بشمول آسٹریلیا کے کل 17 ممالک کے نمائندگان ایک چھت تلے جمع ہوئے اور ایک دوسرے کے ساتھ بے شمار، مفید معلومات شیئر کیں۔

مجلس انصار اللہ جرمنی نے دونوں دن کی بھرپور تیاری کی ہوئی تھی، ہر ایک پروگرام بڑے ہی منظم طریقہ سے طے کیا ہوا تھا، تمام نمائندگان نے ہر مواقع سے خوب فائدہ اٹھایا اور اپنی اپنی مجالس کے لیے کام کرنے کی کئی نئی نئی راہیں نوٹ کیں۔

اس کورس کی سب سے بڑی خوبی اور خوبصورتی یہ تھی کہ جب مختلف ممالک کے نمائندگان اپنے اپنے ملک میں ہونے والی سرگرمیاں اور کام کرنے کا طریق بتاتے ہیں تو ہر سننے والے کو بھی نئی جہات کو مدنظر رکھ کر کام کرنے کا حوصلہ ملتا ہے اور منصوبہ بندی کرنے میں رہنمائی ملتی ہے اور اسی طرح دوسری مجالس سے اپنی مجلس کے موازنے کا بہترین پلیٹ فارم میسر آتا ہے علاوہ ازیں انفرادی بیٹھک سے یگانگت، بھائی چارہ، جان پہچان اور مجلس کے کام پر تفصیلی گفتگو، یہ سب چیزیں بڑے اور چھوٹے ممالک کی مجالس میں کمال ہم آہنگی، اخلاص اور بے لوث محبت کو جنم دیتی ہیں۔ ذالک فضل اللہ

دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہماری مجلس کو بھی وہ سب کچھ کرنے کی استطاعت عطا فرمائے جو ہم سن کر اور دیکھ کر آئے ہیں آمین

ابوالبشر۔ سیکرٹری شوریٰ انصاراللہ

تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں

’’وہ جو اس سلسلے میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ)

رپورٹ برائے سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مجلس انصار اللہ بیلجیئم 2025ء

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کرم سے مجلس انصار اللہ بیلجیئم کو اپنی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مؤرخہ 13 اپریل 2025 کو بمقام بیت السلام ولبیک میں منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ۔ کلاس کا آغاز صبح 9.30 بجے رجسٹریشن اور ناشتے سے ہوا۔ 10 بجکر 45 منٹ پر مکرم شیخ وسیم احمد صاحب صدر مجلس کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم توفیق جماوی صاحب نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کی اور پھر اردو و فلیمش ترجمہ مکرم یاسر نوید صاحب نے پیش کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے عہد دہرایا جبکہ نظم مکرم سلطان احمد صاحب نے درثمین سے پیش کی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے انصار بھائیوں سے خطاب کیا جس میں خاص طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی احباب سے کی گئی توقعات اور تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور پہلے اجلاس کے اختتام پر دعا کروائی۔ اس اجلاس کے بعد باقاعدہ کلاسسز اور لیکچرز کا آغاز ہوا۔ کلاس میں ترتیل القرآن، حدیث اور اس کے بعد اختلافی مسائل، اور قصیدہ اور اس سال کی کتاب چشمہ معرفت کے لیکچرز ہوئے جو بالترتیب مکرم حافظ عطاءاللہ صاحب، مکرم این اے سمیع صاحب، مکرم چوہدری محمد مظہر صاحب مربی سلسلہ اور قائد تعلیم مکرم محمد عارف صاحب نے دیئے۔ اس کے بعد کھانے اور نماز کا وقفہ ہوا۔ نماز کے فوراً بعد مکرم منور لطیف صاحب نے انصار کی جسمانی صحت، غذا، روز مرہ کی ورزش اور بیماریوں سے بچاؤ کے متعلق معلومات پر مبنی لیکچر دیا۔ اس کے بعد منور احمد راجپوت بھٹی صاحب نے قیام خلافت پر لیکچر پیش کیا۔ تفسیر القرآن کے موضوع پر رفیق احمد ہاشمی صاحب نے لیکچر پیش کیا پھر مکرم شکیل احمد صاحب نے جوبلی کی دُعاوں کی اہمیت کو اُجاگر کیا اور جوبلی کی دُعائیں انصار کے ساتھ مل کر دُہرائیں اور آخر میں قائد صاحب تعلیم نے نیشنل اجتماع پر ہونے والے علمی مقابلہ جات کے قوائد و ضوابط سے انصار کو آگاہ کیا۔ دوران کلاس مقررین نے انصار کی طرف سے ہونے والے سوالوں کا جواب بھی دیا۔ اس سال کلاس کے آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی جس میں سب سے پہلے 11 مجالس کو سند امتیاز دی گئی جنہوں نے اپنا سال 2024 مال کا بجٹ پورا کیا۔ ماہ رمضان میں ہونے والے تلاوت کے مقابلے میں اول دوئم اور سوئم آنے والے انصار کو انعامات دیے گئے اور اسی طرح ایسے انصار کو ماہ رمضان کے دوران قرآن کریم کا کم سے کم ایک دور ترجمہ یا بغیر ترجمہ پورا کرنے پر انعامات دیئے۔ کلاس کے آخر میں محترم امیر صاحب نے انصار کو چند نصائح کیں اور دعا کروائی۔ کلاس میں بیلجیئم کی تمام 14 مجالس کی نمائندگی رہی۔ کلاس میں شاملین کی تعداد 111 رہی الحمدللہ۔

شاہد محمود (سیکرٹری تعلیمی و تربیتی کلاس)

TALEEM-O-TARBIYYATI
CLASS 2025
13TH APRIL
SUNDAY

NATIONAL
TALEEM-O-TARBIYYATI
CLASS 2025
13TH APRIL
SUNDAY

NATIONAL
TALEEM-O-TARBIYYATI
CLASS 2025
13TH APRIL
SUNDAY

رپورٹ ریجنل اجتماع مجلس انصار اللہ براباں 2025ء

الحمدللہ مجلس انصاراللہ ریجن براباں کو 18th May 2025 بروز اتوار مشن ہاؤس دلیبیک میں اپنا ایک روزہ ریجنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کے انعقاد کیلئے ریجن میں شامل چاروں مجالس کے زعماء کرام سے یکم مئی کو میٹنگ کی گئی اور ہر مجلس کو سونپی گئی اجتماع کے بارے ذمہ داری پر گفتگو ہوئی ۔ اسی طرح علمی مقابلہ جات اور کھیلوں کے مقابلہ جات کا انتظام کرنے کیلئے مکرم منور احمد بھٹی صاحب کو ناظم علمی مقابلہ جات کی ذمہ داری دی گئی جبکہ کھیلوں کے مقابلے کرانے کیلئے مکرم اسماعیل خان صاحب کو ناظم سپورٹس کی ذمہ داری دی گئی۔ اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کیلئے ناظمین مقابلہ جات اور زعماء مجالس سے رابطہ جاری رہا۔ اسی طرح مرکز سے مرکزی نمائندہ کی شرکت کے بارہ میں رہنمائی حاصل کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقررہ تاریخ 18th May کو ریجنل اجتماع کا انعقاد تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ افتتاحی سیشن جس میں اجتماع کے انعقاد کے مقاصد اور تفصیل سے آگاہ کیا گیا ۔ اسی طرح مرکزی نمائندہ محترم شکیل احمد صاحب قائد تربیئت مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے اپنے افتتاحی خطاب میں اجتماع منعقد کرنے کے مقاصد سے آگاہ کیا اور انصار کو علمی و جسمانی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ افتتاحی سیشن کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا، جس میں محترم توصیف احمد صاحب مربّی سلسلہ و مشنری انچارج، حافظ عطا اللہ صاحب، شکیل احمد صاحب مرکزی نمائندہ اور انور حسین صاحب نے ججز کے فرائض انجام دیئے۔ انصار نے تمام علمی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا اور سامعین نے بڑی دلچسپی سے مقابلوں کو سنا۔

علمی مقابلہ جات کی تکمیل پر کھانے اور نماز کی ادائیگی کا وقفہ ہوا۔ جسکے بعد 2 بجکر 30 منٹ پر مشن ہاؤس میں ہی محمد اسماعیل خان صاحب ، ناظم سپورٹس کی نگرانی میں انفرادی و اجتماعی کھیلوں کے مقابلہ جات کرائے گئے۔ انصار بھائیوں نے بڑے جوش و خروش سے مقابلوں میں حصہ لیا اور دیگر انصار بھائیوں نے ہر مقابلے پر کھلاڑیوں کو بھرپور داد دی۔ شام 5 بجے تک کھیلوں کے مقابلے جاری رہے جس کے بعد ایک اور دلچسپ مقابلہ میوزکل چیئر کرایا گیا جو کہ دیکھنے والوں کیلئے بھی بڑا دلچسپ رہا۔ اس کے بعد ریجن کی دو ٹیموں کے درمیان بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ کرایا گیا جو تقریباً 1 گھنٹہ جاری رہا۔

تمام مقابلوں کی کامیابی سے تکمیل کے بعد اختتامی سیشن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد، نظم کے بعد اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی۔ جس کے بعد علمی اور کھیلوں کے مقابلہ جات میں اوّل و دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو مرکزی نمائندہ محترم شکیل احمد صاحب نے انعامات سے نوازا اور کامیاب اجتماع کے انعقاد پر ناظم اعلیٰ اور انکی ٹیم کو مبارک باد دی اور انصار کی اولین ذمہ داری اور تربیئت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم شکیل صاحب نے دعا کروائی۔ اجتماع کی کل حاضری 57 رہی۔

ملک ظفر اقبال (ناظمِ اعلیٰ اجتماع ریجن براباں)

لا إله إلا الله محمد رسول الله

لا إله إلا الله محمد رسول الله

لا إله إلا الله محمد رسول الله

لا إله إلا الله محمد رسول الله

لا إله إلا الله محمد رسول الله

لا إله إلا الله محمد رسول الله

رپورٹ ریجنل اجتماع مجلس انصار اللہ لئیج 2025ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ریجن لئیج کا اجتماع مورخہ 18 مئی 2025 بروز اتوار کو بیت الرحمان لئیج میں منعقد ہوا۔

تیاری اجتماع

حضور انور کی خدمت میں خط لکھا گیا جس میں اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔

صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی زیر نگرانی اجتماع کی تیاری کی گئی۔ اجتماع کو آرگنائز کرنے کے لئے ٹیم بنائی گئی۔ اجتماع کے پروگرام کے لئے زعماء مجالس ایوپن اور لئیج کے ساتھ پلاننگ کی گئی۔ اور تمام ٹیم ممبران سے رابطہ کیا گیا اور ڈیوٹیز لگائی گئیں۔ انعامات خریدے گئے۔ مقابلہ جات کے لئے ججز مقرر کئے گئے (ججز مربی ارسلان صاحب۔ حافظ جہانزیب قریشی صاحب اور صالح محمد خان صاحب)۔

دونوں مجالس میں اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا اور انصار کی سوفیصد شمولیت کی کاوش کے لئے تحریک کی گئی۔

اجتماع کے آغاز سے پہلے تمام کاغذات، ججمنٹ فائلز بالترتیب تمام مقابلہ جات تیار کی گئیں۔

کاروائی اجتماع

مرکزی نمائندہ محترم محمد عارف صاحب کی صدارت میں اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک، عہد، نظم، افتتاحی تقریر اور دعا سے ہوا۔

پھر فوراً علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ سب سے پہلے مقابلہ حسن قرآت ہوا۔ بعد ازاں حفظ قرآن، نظم، قصیدہ، تقاریر اردو اور فرنچ، فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ وقفہ برائے نماز اور طعام کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے لئے مندرجہ ذیل مقابلہ جات کروائے گئے۔

کلائی پکڑنا، میوزیکل چیئرز، نشانہ بازی، ٹیبل ٹینس۔ چائے کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک، عہد اور نظم کے بعد تقسیم انعامات کا سیشن مرکزی نمائندہ محترم محمد عارف صاحب کی زیر صدارت ہوا۔

اختتامی خطاب مرکزی نمائندہ محترم محمد عارف صاحب اور مربی ارسلان صاحب نے پیش کیا اور دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام کیا گیا۔

حاضری انصاراللہ مجلس لئیج: 6

حاضری انصاراللہ مجلس ایوپن: 6

مہمان: 2

ٹوٹل حاضری۔ 14

علمی مقابلہ جات کے نتائج

حسن قرآت:

اول: امداد احمد صاحب مجلس لئیج

دوئم: رافع قریشی صاحب مجلس ایوپن

حفظ قرآن:

اول: امداد احمد صاحب مجلس لئیج

دوئم: محمد سعید صاحب مجلس لئیج

نظم: اول:

منصور احمد صاحب مجلس ایوپن

وئم: رافع قریشی صاحب مجلس ایوپن

قصیدہ:

اول: بوٹا باجوہ صاحب مجلس لئیج

اردو تقریر:

اول: حافظ جہانزیب قریشی صاحب مجلس ایوپن

دوئم: بوٹا باجوہ صاحب مجلس لئیج

فرنچ تقریر:

اول: فرحان محمد خان مجلس ایوپن

فی البدیہہ تقاریر:

اول: حافظ جہانزیب قریشی صاحب مجلس ایوپن

دوئم: منصور احمد صاحب مجلس ایوپن

نتائج ورزشی مقابلہ جات

نشانہ بازی۔ اول: فضل محمد خان مجلس لئیج

کلائی پکڑنا۔ اول: منصور احمد صاحب مجلس ایوپن

میوزیکل چیئرز: اول: منصور احمد صاحب مجلس ایوپن

ٹیبل ٹینس: اول: فرحان محمد خان مجلس ایوپن

ریجنل ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لئیج

فضل محمد خان (طلحہ)

Regional Ijtema
Region Liége
SUNDAY
18
MAY

Regional Ijtema
Region Liége
SUNDAY
18
MAY

Regional Ijtema
Region Liége
SUNDAY
18
MAY

Regional Ijtema
Region Liége
SUNDAY
18
MAY

رپورٹ پریکٹس بیڈمنٹن ٹورنامنٹ 2025ء

مورخہ 14 مارچ کو ایک خصوصی پریکٹس بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا، جس کا مقصد آسٹریلیا میں منعقد ہونے والے تیسرے مسرور انٹرنیشنل بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے لیے باصلاحیت کھلاڑیوں کا انتخاب تھا۔

اس ٹورنامنٹ کے ذریعے اُن کھلاڑیوں کی کارکردگی کو جانچا گیا جو عالمی سطح پر ملک کی نمائندگی کے خواہشمند ہیں۔ چھ ٹیموں نے اس پریکٹس ٹورنامنٹ میں بھرپور جوش و جذبے سے حصہ لیا اور شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

تمام میچز بروقت، منصفانہ اور شفاف انداز میں منعقد ہوئے۔ کھلاڑیوں نے نہ صرف اپنی فنی مہارت کا مظاہرہ کیا بلکہ کھیل کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کو بھی مدنظر رکھا، جو کہ ایک مثبت اور صحت مند مقابلے کی فضا کو ظاہر کرتا ہے۔

ٹورنامنٹ کے اختتام پر کھلاڑیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس پریکٹس ایونٹ کو نہایت مفید، حوصلہ افزا اور تربیتی اعتبار سے نتیجہ خیز قرار دیا۔

یہ پریکٹس ٹورنامنٹ نہ صرف ایک کامیاب کھیلوں کا ایونٹ ثابت ہوا بلکہ آسٹریلیا میں ہونے والے ٹورنامنٹ کے لیے موزوں اور باصلاحیت کھلاڑیوں کے انتخاب کا ایک مؤثر ذریعہ بھی بن گیا۔

منور لطیف ۔ قائد ذہانت و صحت جسمانی

رپورٹ سالانہ پکنک مجلس انصاراللہ بیلجئیم 2025ء

الحمدللہ! مجلس انصاراللہ بیلجئیم کو مورخہ یکم جون بروز اتوار اپنی سالانہ پکنک منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پکنک نہایت کامیاب اور بابرکت رہی۔

پکنک کے لیے مختلف مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اور متعدّد جگہوں کا بذریعہ معائنہ جائزہ بھی لیا گیا۔ بالآخر ایک خوبصورت اور پُرفضا مقام، جو ایک دلکش جھیل کے کنارے واقع تھا، منتخب کیا گیا۔ اس پروگرام کی کامیاب منصوبہ بندی کے لیے ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مختلف ناظمین کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا۔ صدر مجلس انصاراللہ بیلجئیم کی زیر صدارت متعدّد میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔ تمام زعمائے مجالس سے رابطہ کیا گیا اور بھرپور کوشش کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ انصار شامل ہوں۔ انتظامی معاملات کی نگرانی خاکسار (قائد ذہانت، صحتِ جسمانی) اور محترم محمد اسماعیل خان صاحب (سیکرٹری) کے سپرد تھی، جبکہ باربی کیو کے انتظامات قائد صاحب ایثار کے ذمہ تھے۔ معاون صدر صاحب کو بھی بعض انتظامی امور سونپے گئے۔ پکنک کے لیے ضروری سامان کی خریداری ایک دن قبل بروز ہفتہ مکمل کرلی گئی تھی۔

پکنک میں انصار کے ساتھ ساتھ خدام اور اطفال کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ دوپہر تقریباً 1:30 بجے شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا، جس میں چکن تکہ، سیخ کباب، فرنچ فرائز، سلاد، پھل، مشروبات اور چائے شامل تھی۔

انصار کی ٹیموں کے درمیان والی بال کے دوستانہ مقابلہ جات ہوئے۔ ایک خصوصی نشست منعقد کی گئی جس میں بعض انصار نے اپنے ذوق شاعری کا اظہار کیا اور خوبصورت اشعار پیش کیے۔ شرکاء کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اپنی زندگی کے ایمان افروز واقعات حاضرین کے ساتھ شیئر کریں، جن سے ان کے ایمان، تعلق مع اللہ اور دینی جوش میں اضافہ ہوا۔ ان واقعات نے حاضرین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا اور روحانی ماحول کو مزید پر اثر بنایا۔

پکنک میں ٹوٹل 141 افراد نے شرکت کی جس میں 107 انصار بھائیوں کے علاوہ 25 اطفال اور 9 خدام شامل ہوئے اور اس موقع پر الحمدللہ تمام شاملین کے پکنک کے متعلق تاثرات بہت اچھے تھے اکثر احباب کا کہنا تھا کہ سب سے ملنا انہیں بہت اچھا لگا اور انہوں نے بہت لطف اٹھایا، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ تمام جملہ کارکنان کو ان کی خدمت کا بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔

منور لطیف قائد ذہانت صحتِ جسمانی

MYKONOS

COPAYA

رپورٹ اجتماع مجلس انصار اللہ ریجن انتورپن 2025ء

اللہ تعالیٰ کے فضل کیساتھ مجلس انصار اللہ ریجن انتورپن کو اپنا ریجنل اجتماع مورخہ 4 مئی 2024 کو منعقد کرنے کی توفیق ملی (الحمدللہ علی ذلک)۔

اجتماع سے قبل بالترتیب مختلف اوقات میں زُعماء کیساتھ تین میٹنگز ہوئیں۔ پہلی میٹنگ فروری میں ہوئی جس میں تاریخ طے کی گی۔ اور اس کی منظوری صدر صاحب مجلس انصار اللہ بیلجئیم سے لی گئی اور ناظمین مقرر کئے گے۔ دوسری میٹنگ 4 اپریل کو ہوئی جس میں تمام کاموں کو جائزہ لیا گیا۔ تیسری میٹنگ 26 اپریل کو ہوئی۔ جس میں زعماء کو حاضری اور ذمہ داری کی طرف دوبارہ توجہ دلائی گی۔

جن کاموں کے لئے ناظمین مقرر کئے گے تھے ان میں (علمی مقابلہ جات۔ ورزشی مقابلہ جات۔ تیاری انعامات۔ ضیافت وفوڈ سروس۔ نظافت وائنڈ اپ وغیرہ شامل تھیں۔ پروگرام کا آغاز 8 بجکر 30 منٹ پر ناشتے اور رجسٹریشن ہوا۔

افتتاحی اجلاس پروگرام کے مطابق سپورٹس ہال میں ہوا جس کی صدارت مرکزی نمائندہ مکرم ومحترم منوّر احمد بھٹی صاحب نے کی۔

اجلاس کی کاروائی تلاوت قُرآن کریم سے ہوئی جو کہ مکرم واسق الراحمن صاحب نے کی، مرکزی نمائندہ مکرم ومحترم منوّر احمد بھٹی صاحب نے عہد انصار اللہ وابتدائی کلمات کہے اور دُعا کے ساتھ پروگرام کا آغاز کروایا۔

9 سے 12 بجے تک سپورٹس ہال میں کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے جس میں انصار نے بھرپُور حصّہ لیا۔ مقابلوں میں (فُٹ بال، والی بال، دوڑ 100 میٹر صف اوّل وصف دوئم، کلائی پکڑنا شامل تھے۔

12.30 بجے کے بعد انصار بھائی مشن ہاؤس انتورپن تشریف لے آئے چونکہ کھانے اور نمازوں کے درمیان کافی وقت تھا۔ لہٰذا اس دوران میوزکل چیر کا دلچسپ مقابلہ کروایا گیا۔ اس کے بعد 1.00 بجے سے لے کر 1 بجکر 45 منٹ تک کھانے اور نماز کی تیاری کے لئے وقفہ تھا اس کے بعد 1 بجکر 45 منٹ پر باجماعت نماز ظہر وعصر ادا کیں گئیں اس کے بعد سب نے مل کر حضورِ اقدس کا خطاب جو کے جامعہ کے سٹوڈنٹ کے لئے تھا سنا اور دعا میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جس میں انصار بھائیوں نے حصّہ لیا۔ علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں حُسن قرآت، حفظِ قُرآن، نظم، قصیدہ، تقریر اُردو، تقریر اُردو فی البدیہہ اور تقریر نیدرلینڈ شامل تھے۔

بعد ازاں اختتامی اجلاس ہوا جس میں تلاوت، عہد انصار اللہ اور منظوم کلام پیش کیا گیا۔ رپورٹ اجتماع پیش کی گئی اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ مرکزی نمائندہ مکرم ومحترم منوّر احمد بھٹی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دُعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا (ثم الحمدللہ) اس اجتماع میں 61 انصار نے شرکت کی۔

انٹورپن۔18 ۔۔میرکسیم۔۔27 ۔۔ٹرن ہاؤٹ۔۔11 ۔۔لیئر۔۔5۔

بشارت احمد ثاقب۔ ریجنل ناظمِ اعلیٰ انتورپن

REGIONAL IJTEMA

REGIONAL IJTEMA

REGIONAL IJTEMA

زندہ دلی اور خوش مزاجی

حضرت نبی کریم ﷺ کی سوانحِ حیات کے مطالعہ سے آپ کے زہدو تقویٰ اور علم و ادب کے اعلیٰ مدارج کے حصول کے ساتھ ساتھ ہمیں بعض واقعات میں آپ ﷺ کی خوش مزاجی اور کھیل و تفریح میں شمولیت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مثلاً ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی وہ عورت گھبرا کر بولی کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا کہ بوڑھی عورتیں بھی کنواری اور جوان ہو کر جنت میں داخل ہونگی۔ آپ ﷺ کی طبیعت میں زندہ دلی اور شگفتگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ۔

"آنحضرت ﷺ ہنستے بھی تھے اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیر اندازی کی مشق کروائی اور اس کے دوران ایک دوسرے پر ہنستے بھی دیکھا یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے۔ لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اس طرح محو ہوجاتے گویا وہ تارک الدنیا (یعنی دنیا سے لاتعلق) ہیں"۔

(مشکوٰۃ باب الضحک صفحہ ۴۰۶)

جسمانی اعضاء کا روح پر قوی اثر

"واضح ہو کہ قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع و خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔"

(اسلامی اصولوں کی فلاسفی ص ۱۸۔۱۹)

جسمانی لحاظ سے بہترین کی افضلیت

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰہُ عَلَیۡکُمۡ وَ زَادَہٗ بَسۡطَۃً فِی الۡعِلۡمِ وَ الۡجِسۡمِ ؕ وَ اللّٰہُ یُؤۡتِیۡ مُلۡکَہٗ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ۔ (البقرۃ:۲۴۸)

ترجمہ: کہ یقیناً اللہ نے اس شخص کو تم پر فضیلت دی ہے اور (جس کی وجہ یہ ہے کہ) اُسے علم میں بھی بڑھایا ہے نیز وہ جسمانی لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہے اور اللہ جسے چاہے اپنی بادشاہت عطا کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ایک ارشاد ہے کہ

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ۔ یعنی صحت مند اور توانا مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ صحت مند انسان ہر وہ کام بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ جو کمزور آدمی کرنے سے گھبراتا ہے۔

عہدِ نبوی ﷺ اور کھیلوں کی اہمیت

"انسانی روح اور جسم کا ایسا جوڑ ہے کہ ایک کی خرابی دوسرے پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی۔ رسول کریم ﷺ نے اس امر میں بھی ہمارے لئے ایک عمدہ مثال قائم کی ہے اور نیکی اور تقویٰ کو صحت کی درستی اور ورزش کا خیال رکھنے کے خلاف قرار نہیں دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ اکثر شہر سے باہر باغات میں جا بیٹھتے تھے۔ گھوڑے کی سواری کرتے تھے اپنے صحابہؓ کو کھیلوں میں مشغول دیکھ کر بجائے ان سے ناراضگی کا اظہار کرنے کے ان کی ہمت بڑھاتے تھے۔ مرد تو مرد رہے آپ عورتوں کو بھی ورزش کی ترغیب دیتے۔ چنانچہ کئی دفعہ آپؐ اپنی بیویوں کے ساتھ مقابلہ پر دوڑتے اور اس طرح عملاً عورتوں اور مردوں کو ورزش جسمانی کی تحریک کی۔ ہاں آپؐ اس امر کا خیال ضرور رکھتے تھے کہ انسان کھیل ہی کی طرف راغب نہ ہوجائے اور اس امر کی تعلیم دیتے تھے کہ ورزش، مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہونا چاہئے۔ نہ کہ خود مقصد۔"

(انوار العلوم جلد ۱۰ ص ۵۴۸)

خزینہ ہے دعاؤں کا

مجھے کیا خوف دنیا سے مجھے کیا غم حوادث کا
میرے سر پہ ہے جب تک سائباں قائم خلافت کا

خدا کی خاص ہے نظرِ عنایت آج کل جس پہ
ہماری گردنوں میں ہے جواَ اس کی اطاعت کا

وہ ہر فردِجماعت کے دلوں کی دھڑکنوں میں ہے
خزینہ ہے دعاؤں کا محافظ ہے جماعت کا

دل وجاں سے میری وابستگی اِک ناخدا سے ہے
بھنور میں آنہیں سکتا سفینہ میری قسمت کا

خدا سے دُور ہوتی جارہی ہے آجکل دنیا
علم تھاما ہواہے آج تُو نے ہی ہدایت کا

چُنا تجھ کو خدا نے باغبانِ گلشن ِ احمد
کہ میرِ کارواں ہے تُو مسیحا کی جماعت کا

مسیح ِ پاک کے فرمان کا ہر لفظ سچ نکلا
کہ تُو ہے ایک تابندہ نشاں اس کی صداقت کا

نظام ِ نو سے وابستہ ہے خادم امن دنیا کا
زمانہ ہے فقط محتاج اب تیری قیادت کا

یونس احمد خادم ۔ پاکستان